SAT.14.Oct.2023
VOLUME:18 NO:265
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
hindi.waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی
روزنامہ

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز ہفتہ 14/ اکتوبر 2023
جلد:18 شمارہ 265
28/ ربیع الاول 1445ھ
قیمت:00=3 روپے
صفحات:4

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993 7249532993
KANGAN JEWELLERS
کنگن جویلرس
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

اسرائیل کی دھمکی کے بعد شمالی غزہ سے فلسطینیوں کا انخلا شروع

حزب اللہ جنگ میں ’حماس کا ساتھ دینے کو تیار‘

غزہ: 13/اکتوبر (ایجنسیز) غزہ شہر سے بہت سی ایسی ویڈیوز سامنے آرہی ہیں جن میں لوگ اپنے گھروں سے نکل کر محفوظ مقامات کی جانب جانے کی کوشش کر رہے ہیں، اس نقل مقانی کی وجہ اسرائیلی انتظامیہ کا وہ اعلان ہے جس میں غزہ کے لوگوں کو شمال سے جنوب کی جانب منتقل ہونے کا کہا گیا تھا۔ اسرائیلی فوج نے غزہ شہر کے 11 لاکھ شہریوں کو جنوب کی طرف نقل مکانی کرنے کی ہدایت کی ہے۔ حماس کا کہنا ہے کہ غزہ پر اسرائیلی فضائی حملوں میں غیر ملکیوں سمیت 13 یرغمالی مارے گئے ہیں۔ اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے ان کی نئی جنگی کابینہ کی حلف برداری کے موقع پر پارلیمان کو بتایا ہے کہ ’مشکل دن آنے کو ہیں‘۔ ہیومن رائٹس واچ نے اسرائیل پر غزہ کی پٹی اور لبنان پر بمباری میں سفید فاسفورس استعمال کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ یرغمالیوں کی رہائی تک غزہ کا محاصرہ ختم نہیں کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ حماس نے کم از کم 150 افراد کو یرغمال بنا چکا ہے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے کہا ہے کہ غزہ میں اسرائیلی بمباری اور ناکہ بندی کے دوران شہریوں تک خوراک، ایندھن اور پانی جیسی اشیائے ضروریہ پہنچانے کی اجازت دی جائے۔ حماس کے حملوں میں اسرائیل میں ہلاکتوں کی تعداد 1300 تک پہنچ گئی ہے جبکہ غزہ پر اسرائیلی فضائی حملوں میں 1400 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان میں لڑائی میں مزید شدت آنے کی تنبیہ کی ہے اور بتایا ہے کہ غزہ کی سرحد کے قریب پیادہ فوج، بکتر بند، توپ خانہ اور تین لاکھ ریزرو فوجی بھیج دیے گئے ہیں۔

اسرائیل کا غزہ میں جنگی جنون، علاقہ بچوں کی لاشوں سے بھر گیا، ہر طرف قیامت کا منظر

13/اکتوبر (ایجنسیز) فلسطین کے علاقے غزہ کی پٹی پر اسرائیلی فوج کی بربریت کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر ہونے والے جانی نقصان میں نہتے بچوں کی سب سے زیادہ اموات ہو رہی ہیں۔ غزہ کی پٹی کے الشفاء اسپتال کے کولڈ اسٹوریج میں اب اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی لاشیں رکھنے کی گنجائش نہیں رہی ہے۔ خون سے لتھڑے سفید تھیلے جنرل ڈیپارٹمنٹ آف فرانزک میڈیسن کی عمارت کے باہر فٹ پاتھ پر اور ٹرکوں میں دفن ہونے کے منتظر تھے۔ سکیورٹی کے مشکل حالات کی وجہ سے لاشوں کی نماز اور تدفین میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ بعض لاشیں پورے پورے خاندان کے افراد پر مشتمل ہیں اور ان کے زندہ بچ جانے والے پیارے یا تو خود زخمی ہیں یا وہ لاشوں تک رسائی حاصل نہیں کر پا رہے ہیں۔ ہر تھیلے پر متوفی کا نام یا اس خاندان کا حوالہ درج ہے۔ بعض لاشوں پر ان کے آبائی مقام کا پتا بھی درج ہے تا کہ شہید ہونے والوں کو ان کے پیارے تلاش کرسکیں۔ کفن میں لپٹی بچوں کی لاشیں: عرب ورلڈ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق بیگ کے ہسپتالوں کے قریب شہید ہونے والے بچوں کے کفن کے سائز سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں بچوں کی لاششیں ہیں۔ غزہ شہر کے مرکزی الشفاء اسپتال کی گزر گاہیں زخمیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ سینکڑوں فلسطینی اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی عیادت کے لیے آنے والوں کے ساتھ تھے۔ مردہ خانے کے گیٹ کے سامنے درجنوں لوگ رو رہے تھے اور دوسرے انہیں تسلی دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ زمین پر لاشیں: ریفریجریٹر کے کمرے کے اندر درجنوں لاشوں کو کفنوں میں لپیٹ کر فرش پر رکھ دیا گیا جس کے بعد ریفریجریٹر لاشوں سے بھر گیا۔ سیکڑوں فلسطینی مغربی غزہ شہر میں اسرائیل کی طرف سے تباہ شدہ رہائشی عمارتوں کے ملبے میں اپنے پیاروں کی باقیات اور لاشیں تلاش کر رہے ہیں۔ دریں اثنا جمال المصری نامی ایک فلسطینی شہری نے صدمے سے بتایا کہ کس طرح اسرائیل نے اس محلے پر بمباری کی جہاں وہ رہتا ہے۔ میرے بیٹوں کی لاشیں: اس نے کہا کہ ہم سو رہے تھے کہ اچانک پورا محلہ بمباری کی زد میں آ گیا۔ میرا گھر، میرے بھائی کا گھر، میرا خاندان، اور بہت سے دوسرے گھر تباہ ہو گئے۔ ان کا گھر مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔" اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا کہ "میں نے اپنا گھر چھوڑا ہے۔ سب شہید ہو گئے۔ میرے بچوں اور ان کے بچوں کی لاشیں ہیں۔ غم زدہ شخص نے روتے ہوئے کہا کہ "سب مر چکے ہیں۔"

گیان واپی کیس میں سپریم کورٹ کا اہم تبصرہ

نئی دہلی: 13/اکتوبر (ایجنسیز) گیانواپی کیس کی جمعہ کو سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی۔ سپریم کورٹ نے سماعت کے دوران اہم تبصرہ کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ عبادت گاہوں کا قانون کہتا ہے کہ کسی بھی مذہبی مقام کی نوعیت کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے میں یہ دیکھنا ہوگا کہ آزادی کے وقت یعنی 15 اگست 1947 کو اس جگہ کی مذہبی نوعیت کیا تھی۔ اس دن جو مذہبی نوعیت غالب آئے گی وہ اس بات کا تعین کرے گی کہ اس ایکٹ کے موجود ہونے کے باوجود کیس کی سماعت ہوسکتی ہے یا نہیں، جس کے لیے ثبوت لانا ہوں گے۔ اب اس معاملے کی اگلی سماعت 16 اکتوبر کو ہوگی۔ گیانواپی کیس میں کل تین عرضیاں داخل کی گئی ہیں۔ درحقیقت مسلم فریق نے کہا کہ ہندو فریق کا دعویٰ سننے کے قابل نہیں ہے۔ عبادت گاہوں کے قانون کی وجہ سے اس معاملے کی سماعت بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پارڈی والا اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ نے گیانواپی کیس کی سماعت کی۔ ہندو فریق نے کہا کہ کل تین درخواستوں کی سماعت ہونی ہے، جن میں سے ایک درخواست شرینگر گوری کیس میں برقرار رہنے کے بارے میں ہے اور دوسری درخواست کو مسلم فریق نے کورٹ کمشنر کی تقرری کے بارے میں چیلنج کیا ہے۔ تیسرا مقدمہ واجوٹانک کے آثار قدیمہ کے سروے کا مطالبہ کرنے والی درخواست ہے۔ مسلم فریق کی طرف سے حذیفہ احمدی نے کہا کہ اصل درخواست مینٹی ایبلٹی کے بارے میں ہے اور اگر اس پر فیصلہ آئے تو باقی کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی۔ حذیفہ احمدی نے عدالت کو بتایا کہ پہلے اس کی سماعت ملتوی کی جائے اور سماعت معمول کے دن ہونی چاہیے۔ آج عدالت کا وقت ختم ہو گیا تھا۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

غزہ کا محاصرہ ناقابل قبول ہے، اسرائیل کی مذمت کرتے ہیں: ناروے

یورپی یونین کے رکن ملک ناروے نے اسرائیل کی طرف سے غزہ کے محاصرے کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے اسرائیل کے سویلینز کے خلاف محاصرے کی مذمت کرتے ہیں۔ ناروے کی وزیر خارجہ نے ایک پبلک ریڈیو سے بات کرتے ہوئے کہا بلاشبہ اسرائیل کو اپنے دفاع کو حق حاصل ہے مگر اسے یہ حق نہی کہ اپنے دفاع کے نام پر جو چاہے کرے۔ انہوں نے کہا میں غزہ کے غیر انسانی محاصرے کی مذمت کرتی ہوں۔ غزہ کے لوگوں کو خوراک اور ادویات تک کی فراہمی ناممکن ہوگئی ہے۔ سکنڈے نیوین ملک نے حماس کے اسرائیل پر حملوں کی بھی مذمت کی ہے۔ واضح رہے سات اکتوبر سے اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگی صورت حال چل رہی ہے۔ حماس نے اچانک اسرائیل پر ایک بہت بڑا راکٹ حملہ کر کے اسرائیل سمیت سب کو حیران کر دیا۔ جس کے بعد سے اسرائیل غزہ پر مسلسل بمباری کر رہا ہے۔ دونوں طرف اب تک سینکڑوں افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ اسرائیل نے 23 لاکھ کی آبادی کے حامل غزہ کا مکمل محاصرہ بھی کر رکھا ہے۔ پانی، خوراک، بجلی سے لے کر ادویات تک غزہ میں لے جانا اسرئیلی محاصرے نے ناممکن بنا دیا ہے۔

فلسطینیوں کی مصر کی طرف ہجرت سے متعلق
صدر السیسی کا واضح موقف آ گیا

قاہرہ: 13/اکتوبر (ایجنسیز) مصری صدر عبدالفتاح السیسی نے فلسطینیوں کو مصر داخلے سے روکے جانے کی اطاعات کا واضح جواب دے دیا۔ انہوں نے کہا غزہ کی پٹی پر جاری حملوں کے نتیجے میں آنے والے اور فرار ہونے والے فلسطینیوں کو قبول کرنے کے ارادے کے بارے میں جو باتیں گردش کر رہی ہیں وہ درست نہیں ہیں۔ ہم فلسطینیوں کی مدد کرنے کو تیار ہیں تاہم ان کے اپنے ملک سے نکلنے کا مطلب مسئلہ فلسطین کو ختم کرنا ہے۔ انہوں نے جمعرات کی شام ملٹری کالج کے طلبہ کی گریجویشن تقریب کے دوران کہا کہ ان کا ملک 9 ملین افراد کی میزبانی کرتا ہے جو وہاں جاری بدامنی کی وجہ سے اپنے ملک سے بے گھر ہو چکے ہیں تاہم فلسطینیوں کے ساتھ صورتحال مختلف ہے۔ ان فلسطینیوں کو اپنے ملک میں ہی رہنا چاہیے۔ فلسطینیوں کو اپنے مقصد اور سرزمین کو بچانے کے لیے ثابت قدمی جاری رکھنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہر کوئی غزہ کی پٹی کو طبی اور انسانی امداد فراہم کرنے کا خواہاں ہے۔ فلسطینیوں کے مصائب کو کم کرنے اور بحران کا حل تلاش کرنے اور کشیدگی سے بچنے کے لیے عرب، بین الاقوامی اور علاقائی کوششیں جاری ہیں۔ شہریوں اور بچوں کو تنازعات کے دائروں سے نکال کر مذاکرات کی میز پر بٹھایا جانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصر امن کا خواہاں ہے اور فلسطینی عوام کی صلاحیتوں کے تحفظ کا خواہاں ہے اور غزہ کی پٹی میں موجودہ کشیدگی پر قابو پانے کے لیے بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ مصر خطے میں بغیر کسی پابندی اور شرائط کے امن کے قیام کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے تیار ہے۔ مصری صدر نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ مصر امن کا راستہ اختیار کرنے اور خونی راستے پر پھسلنے سے روکنے کے لیے انتہائی تحمل کا مظاہرہ کرنے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

غزہ پر اسرائیلی بمباری کیخلاف احتجاج کرنے والی
طالبات کو پولیس نے حراست میں لے لیا

حیدرآباد: شہر میں پولیس نے جمعہ کے روز طالبات کے ایک گروپ کو اس وقت حراست میں لے لیا جبکہ وہ فلسطینیوں سے اظہار یگانگت کیلئے احتجاج منظم کر رہی تھیں۔ وہ غزہ پر اسرائیل کے وحشیانہ بمباری کے خلاف نعرے لگا رہی تھیں۔ طالبات کا گروپ اسرائیل کے خلاف احتجاج اور فلسطینیوں سے اظہار یگانگت کیلئے شہر حیدرآباد کے قلب میں ٹینک بنڈ کے قریب ڈاکٹر بی آر امبیڈکر مجسمہ پر جمع ہوا تھا۔ احتجاجی طالبات پلے کارڈز تھامے ہوئے تھیں جن پر "فلسطین زندہ آباد" جیسے نعرے تحریر تھے۔ پولیس نے احتجاجیوں کو حراست میں لے لیا جو اسرائیل ڈاؤن، ڈاؤن کے نعرے لگا رہے تھے۔ پولیس ملازمین کو احتجاجیوں کو ویان میں سوار کراتے ہوئے دیکھا گیا۔ ایک پولیس عہدیدار نے بتایا کہ احتجاج کیلئے اجازت نہیں لی گئی تھی۔ گذشتہ ایک ہفتہ سے حماس اور اسرائیل کے درمیان جاری جنگ کے بعد حیدرآباد میں یہ پہلا احتجاج ہے۔ جہدکاروں نے پولیس کارروائی کی مذمت کی۔ سرینواس کوڈالی نے ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کے آمرانہ رویہ کے سبب احتجاج منظم ہو رہے ہیں۔ پی ٹی آئی کے مطابق اسرائیل۔ حماس تنازعہ کے درمیان یہاں جمعہ کے روز نوجوانوں کے ایک گروپ نے فلسطینیوں کی تائید میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ احتجاجی نوجوان بیانرس اٹھائے ہوئے تھے جن پر "فلسطین کے ساتھ اظہار یگانگت اور آزاد فلسطین تحریر تھا۔ اس احتجاج کی اپیل نوجوان بھارت سبھا اور دیشا اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے کی تھی۔ نوجوان بھارت سبھا کے ایک نمائندہ نے کہا کہ فلسطین کی حمایت اور غزہ پر اسرائیلی بمباری کے خلاف احتجاج کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ہم، فلسطین عوام سے اظہار یگانگت کرنا چاہتے ہیں مگر پولیس نے ہمیں اس کی اجازت نہیں دی ہے۔ احتیاطاً احتجاجیوں کو حراست میں لے لیا۔

راجستھان انتخاب: امیدواروں کی پہلی فہرست سے

بی جے پی میں ہنگامہ، صدائے احتجاج بلند

جے پور: 13/اکتوبر (ایجنسیز) آئندہ ماہ 25 نومبر کو ہونے والے راجستھان اسمبلی انتخاب کے لیے بی جے پی امیدواروں کی پہلی فہرست سامنے آتے ہی پارٹی کے اندر صدائے احتجاج بلند ہونی شروع ہوگئی ہے۔ بی جے پی میں ریاست بھر میں ہر طرف سے احتجاج کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ کئی نام غائب ہونے سے ناراض لیڈران کو منانے کا دور بھی شروع ہو گیا ہے۔ ٹکٹ تقسیم سے پارٹی میں پیدا بحران کو ختم کرنے کے لیے پارٹی کے سرکردہ لیڈران نے محاذ سنبھال لیا ہے۔ جمعرات کو مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت نے اجمیر کا دورہ کیا تھا اور جمعہ کے روز پارٹی کے سینئر لیڈران اس معاملے میں میٹنگ بھی کرنے والے ہیں۔ گجیندر سنگھ شیخاوت نے جب اجمیر کا دورہ کیا تھا تو پارٹی جنرل سکریٹری چندر شیکھر بھی جھنجھنو پہنچے اور ریاستی شریک انچارج وجیا رہاٹکر نے سانچور کا دورہ کیا۔ علاوہ ازیں حزب مخالف کے ڈپٹی لیڈر ستیش پونیا نے شری گنگا نگر اور پارٹی انچارج ارون سنگھ نے جے پور میں ناراض لیڈران سے بات کی تھی۔ جمعہ کو پارٹی کے سینئر لیڈران ملاقات کرنے والے ہیں اور انتخاب کے تعلق سے اہم ایشوز پر وہ صلاح و مشورہ کریں گے۔ حال ہی میں ارون سنگھ نے دو بار کے وزیر اعلیٰ اور سابق نائب وزیر اعلیٰ بھیروں سنگھ شیخاوت کے داماد اور سابق رکن اسمبلی نرپت سنگھ راجوی کے ساتھ بھی میٹنگ کی تا کہ انھیں سمجھایا جا سکے کہ ان کی فکر کو اعلیٰ کمان تک پہنچایا جائے گا اور حل کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق بی جے پی انتخاب میں کانگریس کے خلاف ضرور لڑ رہی ہے، لیکن جس طرح سے وسندھرا راجے کے قریبی لیڈروں کے ٹکٹ کاٹے گئے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ سب سے پرانی پارٹی کے علاوہ وسندھرا راجے کے ساتھ سرد جنگ بھی لڑ رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ آر ایس ایس بھی فہرست سے کاٹے گئے کچھ ناموں سے خوش نہیں ہے۔ اس درمیان مبینہ طور پر وسندھرا راجے اور ان کے حامی اپنے قریبی لیڈروں کے ٹکٹ رد ہونے کے باوجود دوسری فہرست کا انتظار کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ ایک صابر کھلاڑی کی طرح پرسکون اور صبر بنائے ہوئے ہیں، لیکن یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا گزشتہ ساڑھے چار سال سے مین اسٹریم میں آنے کا انتظار کر رہی وسندھرا راجے دوسری فہرست کے بعد اپنا صبر برقرار رکھ پائیں گی؟ راجستھان بی جے پی انتخابی مینجمنٹ کمیٹی کے کنوینر نارائن پنچاریا نے کہا کہ راجے مرکز میں جے پرکاش نڈا کے بعد بی جے پی کی دوسری سب سے بڑی لیڈر رہیں۔ انھوں نے کہا کہ "ہماری پارٹی میں کوئی گروپ یا خیمہ نہیں ہے۔ صرف 'کمل' ہی ہماری پہچان ہے۔ راجے حال ہی میں جھارکھنڈ میں بھی علم بردار تھیں اور انھوں نے اپنا کام بہت کامیابی کے ساتھ کیا۔"

’برائے کرم انتخابات کے درمیان غیر جانبدار رہیں‘
انڈیا اتحاد نے فیس بک اور گوگل کو لکھا خط

نئی دہلی: 13/اکتوبر (ایجنسیز) مرکز کی مودی حکومت کو اقتدار سے بے دخل کرنے پر آمادہ اپوزیشن اتحاد 'انڈیا' نے فیس بک کے چیف ایگزیکٹیو افسر مارک زکر برگ اور گوگل کے چیف ایگزیکٹیو افسر سندر پچائی کو ایک خط لکھا ہے۔ اس خط میں ملک کے اندر فرقہ وارانہ نفرت کو فروغ دینے میں ان کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی مبینہ شراکت داری کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے اس خط کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ انڈیا اتحاد کی پارٹیوں نے فیس بک پر سماج میں نفرت پھیلانے اور فرقہ واریت پر مبنی نفرت کو فروغ دینے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی انڈیا اتحاد نے سوشل سائٹس سے انتخابات کے درمیان غیر جانبدار رہنے کی گزارش بھی کی ہے۔ اپوزیشن اتحاد نے خط کے ساتھ واشنگٹن پوسٹ کی ایک رپورٹ منسلک کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح مبینہ طور سے سوشل میڈیا سائٹس کے ذریعہ ملک میں نفرت کو فروغ دیا گیا ہے۔ اپوزیشن نے زکر برگ کو لکھی چٹھی میں اس بات پر زور دیا ہے کہ انڈیا اتحاد میں 28 سیاسی پارٹیاں شامل ہیں جو مشترکہ اپوزیشن اتحاد کی قیادت کرتے ہیں۔ ان میں شامل پارٹیوں کی 11 ریاستوں میں حکومت ہے جو مجموعی ہندوستانی ووٹرس میں نصف کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کانگریس صدر کھڑگے نے واشنگٹن پوسٹ کی اس تحقیقاتی رپورٹ کا حوالہ دیا ہے جس میں بی جے پی اراکین اور حامیوں کے ذریعہ فرقہ وارانہ نفرت کو فروغ دینے میں واٹس ایپ اور فیس بک کے کردار کا انکشاف کیا گیا تھا۔ انھوں نے "ہندوستان کے دباؤ میں فیس بک نے تشہیر اور نفرت پھیلانے والی تقریر کو پنپنے دیا' عنوان سے ایک دیگر مضمون کا بھی حوالہ دیا جس میں مبینہ طور سے برسر اقتدار نظام اور فیس بک انڈیا کے افسران کے درمیان سانٹھ گانٹھ کا انکشاف ہوا تھا۔ انڈیا اتحاد کی پارٹیوں میٹا پر برسر اقتدار پارٹی کے مواد کو فروغ دینے کے دوران ایلکوردم ماڈریشن اور اپوزیشن لیڈران کے مواد کو دبانے کا الزام عائد کیا۔ خط میں ان سوشل میڈیا سائٹس سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی غیر جانبداری کو برقرار رکھیں اور خاص طور سے انتخابات کے درمیان اس کا خاص خیال رکھیں۔ خط میں ہندوستانی جمہوریت میں اس طرح کے سائٹس کا استعمال اور ان کے افسران کی اقتدار کے ساتھ مبینہ ملی بھگت کی تنقید کی گئی ہے۔ انڈیا اتحاد کا مطالبہ ہے کہ فیس بک یہ یقینی کرے کہ ان کے پلیٹ فارم کا ہندوستان میں نفرت پھیلانے کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ سماجی بدامنی پھیلانے میں کسی طرح کا تعاون نہ کرے۔ جمہوری اقدار پر عمل کرے اور اپنی ذمہ داری نہ بھولے۔ گوگل سی ای او سندر پچائی کو لکھے گئے خط میں بھی اپوزیشن اتحاد نے واشنگٹن پوسٹ کے ایک مضمون کا حوالہ دیا جس میں یوٹیوب نے ہندوستانی مسلمانوں پر حملوں کا براہ راست نشریہ کرنے والے یوٹیوبر کو ایوارڈ دیا تھا۔ انھوں نے یوٹیوب پر بی جے پی اراکین اور حامیوں کے ذریعہ نفرت آمیز، فرقہ وارانہ طور سے تخریب کاری پر مبنی پیغام پھیلانے اور ہندوستانی سماج کو تقسیم کرنے کا الزام لگایا۔ انھوں نے یوٹیوب پر ہندوستانی سماج میں نفرت پھیلانے اور فرقہ وارانہ نفرت کو اکسانے کا الزام لگایا۔ علاوہ ازیں یوٹیوب پر برسر اقتدار پارٹی کے لیڈران کے مواد کو پروموٹ کرنے اور اپوزیشن لیڈران کے مواد کو دبانے کا الزام بھی عائد کیا۔

جامع مسجد سری نگر میں ایک دفعہ پھر
نماز جمعہ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی

سری نگر: 13/اکتوبر (ایجنسیز) انجمن اوقاف جامع مسجد سری نگر نے اس بات پر شدید افسوس اور حیرت کا اظہار کیا ہے کہ ریاستی انتظامیہ نے ایک بار پھر آج تاریخی جامع مسجد سری نگر میں نماز جمعہ کی ادائیگی پر قدغن عائد کر دی۔ اوقاف نے کہا کہ ریاستی انتظامیہ کی طرف سے صبح سے ہی جامع مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے اور اوقاف کی انتظامیہ کو مطلع کیا کہ آج نماز جمعہ کی ادائیگی نہیں ہوگی۔ اسکے ساتھ ساتھ اوقاف نے میر واعظ کشمیر ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق کو ایک بار پھر انتظامیہ کی جانب سے اپنے گھر میں نظر بند کر کے انکی دینی اور منصبی فرائض کی ادائیگی پر قدغن عائد کرنے کی مذمت کرتے ہوئے انتظامیہ کے اس اقدام کو حد درجہ افسوسناک قرار دیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ میر واعظ جنہیں تقریباً چار سال کے زائد عرصے کے بعد ابھی گزشتہ دنوں ہی نظر بندی سے رہا کیا گیا تھا کو ایک بار پھر اپنی رہائش گاہ میں نظر بند کرنا اور ان کو اپنے منصبی فرائض کی ادائیگی سے روکنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ دریں اثنا ممکنہ احتجاجی مظاہروں کے پیش وادی کے قرب و جوار میں جمعے کے روز سیکورٹی کے غیر معمولی انتظامات کئے گئے تھے۔ ذرائع نے بتایا کہ شمال وجنوب اور وسطی کشمیر میں چپے چپے پر سیکورٹی فورسز کی تعیناتی عمل میں لائی گئی تھی۔ نامہ نگار نے بڈگام سے اطلاع دی ہے کہ وہاں پر نماز جمعہ کے بعد شیعہ آبادی والے علاقوں میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے فلسطین کے ساتھ اظہار یکجہتی کی خاطر پرامن احتجاج کیا۔ مظاہرین فلسطین پر جاری بمباری کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

غزہ کا محاصرہ جاری رہا تو اسرائیل کیخلاف دوسرے محاذ کھل سکتے ہیں: ایران

تہران: 13/اکتوبر (ایجنسیز) ایرانی وزیر خارجہ نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل نے غزہ کا محاصرہ سویلینز پر بمباری جاری رکھی تو ایران کے حمایت یافتہ جنگجو اسرائیل کے خلاف نئے جنگی محاذ کھول سکتے ہیں۔ وزیر خارجہ حسین عبداللہیان نے یہ بیان لبنان میں حزب اللہ سربراہ سے ملاقات سے قبل دیا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا بالکل اسرائیل کی طرف سے جنگی جرائم کا سلسلہ جاری رہا اور اسرائیل نے انسانی بنیادوں پر غزہ کا ※ بلاکیڈ ※ ختم نہ کیا تو ردعمل میں کچھ بھی امکان مسترد نہیں کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے بیروت میں رپورٹرز سے بات کرتے ہوئے مزید کہا دوسروں کی طرف سے بھی فلسطینی مزاحمت کے حق میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ رپورٹرز نے ان سے اسرائیل کے خلاف کسی ممکنہ دوسرے محاذ کے حوالے سے سوال پوچھا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے غزہ میں عام شہریوں پر بمباری، بجلی و پانی کی بندش ایسے اسرائیلی اقدامات کو جنگی جرائم قرار دیا۔ حزب اللہ کی طرف بعد ازاں جاری کیے گئے ایک بیان میں کہا حزب اللہ کے سربراہ حسن نصراللہ نے ایرانی وزیر خارجہ کے ساتھ ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے خطے میں جاری تاریخی نوعیت کے پیش آنے والے واقعات کے بارے میں تمام ممکنہ صورتوں اور آپشنز کا جائزہ لیا گیا۔ واضح رہے حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان پچھلے چند دنوں میں کئی جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ جھڑپیں ایک باقاعدہ جنگی حالت میں تبدیل نہیں ہوئی ہیں۔ اس سے قبل 2006 میں حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان 34 روزہ جنگ ہو چکی ہے۔ بعد ازاں حزب اللہ نے شام کی جنگ میں بھی بشار الاسد کے حق میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

ملکی خزانے پر بوجھ بننے سے گریز
اسرائیلی وزیر اطلاعات نے استعفیٰ دے دیا

تل ابیب: وزارتی اخراجات کا بوجھ قومی خزانے پر کم کرنے کی خاطر اسرائیلی وزیر اطلاعات گالیت ڈسٹل نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ سوشل میڈیا ویب سائٹ ایکس پر ایک پوسٹ پر اپنے مستعفی ہونے سے متعلق بیان میں اسرائیلی وزیر اطلاعات گالیت ڈسٹل نے لکھا کہ رواں ہفتے کے آغاز میں انفارمیشن سسٹم کے سربراہ نے وزارت خارجہ کے امور کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر اسرائیل کے ریاستی معاملات کی اطلاعات کی سرگرمیوں کی ذمہ داریاں بھی منسٹری آف ڈائسپورہ کو سونپ دی تھیں۔ گالیت ڈسٹل نے مزید لکھا کہ جب میں بے اختیار وزارت اطلاعات کو دیکھتی ہوں جس سے وہ اختیارات بھی واپس لے لیے گئے جو اسے شروع میں دیے گئے تھے تو ایمانداری سے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اس وزارت کا ایک دن چلانا بھی اسرائیلی خزانے کیلئے نقصان ہے۔ گالیت ڈسٹل نے مزید لکھا کہ موجودہ حالات میں فنڈز کی اہمیت کے پیش نظر فیصلہ کیا کہ اطلاعات آفس ملک کیلئے کوئی قابل ذکر خدمات سرانجام نہیں دے سکتا اور ملک کی بہتری سب سے اہم ہے اس لیے میں ملکی خزانہ بچانے کیلئے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے رہی ہوں۔

اڈانی معاملے میں کانگریس کا نیا انکشاف
2 سال میں ملک سے 12 ہزار کروڑ روپے باہر گئے

نئی دہلی: 13/اکتوبر (ایجنسیز) اڈانی گروپ اور مرکز کی مودی حکومت کے درمیان سانٹھ گانٹھ کو لے کر آج کانگریس نے ایک نیا انکشاف کیا ہے۔ ہزاروں کروڑ روپے کی ہیرا پھیری کا الزام عائد کرتے ہوئے کانگریس نے کہا ہے کہ "تازہ انکشافات سے اشارے ملتے ہیں کہ دو سالوں میں 12 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم ملک سے باہر نکالی گئی ہوگی۔" پارٹی نے اڈانی معاملے سے جڑے ان الزامات کو لے کر اسے جدید ہندوستان کا 'سب سے بڑا گھوٹالہ' قرار دیا ہے۔ دراصل کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے جمعہ کے روز اڈانی معاملے پر ایک تازہ بیان دیا ہے جس میں ایک بڑے گھوٹالے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ انھوں نے اپنے بیان میں کہا کہ "بی جے پی نے اڈانی گروپ کو ملکیت یکجا کرنے میں مدد کی ہے۔ یہ میٹافوریکل لوٹ (استعاراتی لوٹ) نہیں بلکہ کروڑوں ہندوستانیوں کی جیب سے 'چوری' ہے۔" جے رام رمیش نے برسر اقتدار بی جے پی حکومت پر اڈانی گروپ کو ملکیت حاصل کرنے میں مدد کرنے کا بھی الزام عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ "بی جے پی کے پاس انتخابی بانڈ سے جمع فنڈ بھرا ہوا ہے۔ بی جے پی کے پاس اتنے پیسے ہیں جس سے اسے اپنی خواہش کے مطابق اراکین اسمبلی خریدنے اور اپوزیشن پارٹیوں کو توڑنے کا موقع ملتا ہے۔" کانگریس جنرل سکریٹری کا کہنا ہے کہ یہ جدید ہندوستان کا سب سے بڑا گھوٹالہ ہے۔ اس میں لالچ اور بے دردی کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے لوگوں کے تئیں بے حسی صاف دیکھی جاسکتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ "یہ اس بھروسے پر مبنی ہے کہ ایسا کوئی گھوٹالہ نہیں ہے جسے 'ممنوع' نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ایسا کوئی ایشو نہیں ہے جسے مینیج نہیں کیا جاسکتا، یا جس سے دھیان نہ بھٹکایا جاسکے۔" جے رام رمیش نے وزیر اعظم مودی کا نام لیے بغیر ان کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے کہا کہ "لیکن شہنشاہ غلط ہیں۔ ہندوستان پر موڈانی کا قبضہ نہیں ہوگا۔ ہندوستان کی عوام 2024 میں جواب دے گی۔" کانگریس لیڈر نے ایک اخبار کی رپورٹ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ جدید انکشافات کے مطابق 2019 اور 2021 کے درمیان 1.3 ملین ٹن کی مقدار والے 30 اڈانی کوئلہ شپمنٹ کا مطالعہ کیا گیا۔ اس میں کوئلہ کاروبار جیسے کم مارجن والے کاروبار میں بھی 52 فیصد منافع کا مارجن پایا گیا۔

زیر اہتمام : مدرسہ امداد العلوم نسواں کمہار ٹیکڑی کربلا روڈ ناندیڑ
علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرضِ عین ہے
اسی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر ایک عظیم الشان جلسہ عام
بعنوان : حقوقِ قرآن
منعقد کیا جارہا ہے۔ جسکے روح رواں و مہمان خصوصی ہیں
[illegible]
مجلس برائے خواتین
محترمہ مرفاطمہ صالحاتی (لاتور)
تاریخ: 15 اکتوبر 2023 بروز اتوار بوقت بعد نماز ظہر
بمقام: انور گارڈن فنکشن ہال
حیدر باغ، دیگلور ناکہ، ناندیڑ
مجلس برائے مرد حضرات
حضرت مولانا حافظ عبدالجبار صاحب مظاہری نقشبندی (لاتور)
تاریخ: 15 اکتوبر 2023 بروز اتوار
بعد نماز عشاء، بمقام: انوار المساجد
مدینہ نگر، دیگلور ناکہ، ناندیڑ
تمام ہی مرد حضرات و خواتین سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ [illegible] ان مبارک مجلسوں میں شرکت فرما کر اپنے ایمان و روح کو معطر کریں۔
رابطہ: داعی مولانا حافظ محمد حمید الدین ندوی 9156807117

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
14 OCT 2023

فلسطین کا مسئلہ حقیقت اور پروپیگنڈے کے آئینے میں

ناشر: مولانا سید الیاس کاشفی قاسمی
(علماء فاؤنڈیشن مراٹھواڑہ اورنگ آباد)

الحمدلله رب العالمين، وصلى الله وسلم على الهادى الامين، محمد وعلى آله وصحبه اجمعين، ومن تبعهم باحسان إلى يوم الدين، امابعد!

فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم: "سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ"، صدق الله العظيم.

بیت المقدس وہ مقدس مقام ہے جو مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے یکساں طور پر متبرک ہے، یہیں معراج کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم بالا کا سفر کرایا گیا، پیغمبر اسلام علیہ السلام نے نبوت کے بعد سولہ ماہ سے زیادہ عرصہ تک اسی طرف رخ کر کے نماز ادا فرمائی، اس لئے یہ مسلمانوں کا قبلہ اول ہے، بعض روایتوں سے معلوم ہوا ہے کہ بیت اللہ شریف کی تعمیر کے کچھ عرصہ بعد سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے بیت المقدس کی بھی تعمیر فرمائی تھی، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت مسیح علیہ السلام اور کتنے ہی انبیاء کرام کی حیات طیبہ اس مبارک مقام سے متعلق رہی ہے، شہر بیت المقدس کے قرب و جوار میں بھی مختلف علاقے ہیں، جو مختلف پیغمبروں سے منسوب ہیں، اسی لئے اسلام کی نگاہ میں اس شہر اور اس مسجد کی خاص اہمیت ہے۔ ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ حشر و نشر کی سرزمین ہے، یہاں آؤ اور نماز ادا کرو کہ اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نماز ادا کرنے کے برابر ہے، ان صحابیؓ نے استفسار کیا: اگر میرے اندر وہاں تک جانے کی استطاعت نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کم سے کم تیل کا ہدیہ ہی بھیج دو، جو وہاں چراغ میں کام آئے"۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۰۴۵) آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی، اس میں ایک دعا ایسی حکومت کی تھی جو آپ کے بعد کسی کو میسر نہ آئے اور اس میں ایک دعا یہ بھی تھی کہ جو اس مسجد میں صرف نماز کے لئے آئے، تو اس کے گناہ اس طرح معاف ہو جائیں کہ گویا وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" تین دعاؤں میں سے دو تو مقبول ہو ہی گئیں اور مجھے امید ہے کہ یہ تیسری دعا جو مغفرت سے متعلق تھی، وہ بھی مقبول ہوگئی ہوگی"۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۴۰۶) اور یہ روایت تو حدیث کی متعدد کتابوں میں وارد ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ" خاص طور پر تین ہی مسجدوں کے لئے سفر کرنا درست ہے، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ"۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۴۰۸ / ۱۴۰۷) اس لئے مسلمانوں کو اس مقدس اور متبرک مقام سے ہمیشہ قلبی اور جذباتی تعلق رہا ہے۔

یہودیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اسرائیل کی ریاست تشکیل دے کر دراصل خدائی حکم کو پورا کر رہے ہیں، یہ ان کی آبائی زمین ہے جہاں وہ لوٹے ہیں اور انہیں یہاں ریاست قائم کرنے کا مکمل حق ہے، حالانکہ فلسطین میں موجود آباد عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور انہی کے زمانے سے یہاں آباد ہیں، یہود تو بہت بعد کی چیز ہیں، لہٰذا فلسطین کی زمین پر زیادہ حق عرب فلسطینیوں کا ہے جو اپنی آزادی اور بقا کے لیے ایک مدت سے یہودیوں سے برسر پیکار ہیں۔ اسلام سے پہلے یہ شہر بار بار تخت و تاراج کیا جاتا رہا، خاص کر چھٹی صدی قبل مسیح بابل کے حکمراں بخت نصر نے اس شہر اور اس کے مقدس مقامات کی جس طرح اینٹ سے اینٹ بجائی اور ایک لاکھ یہودیوں کو قید کر کے بابل لے گیا، وہ تاریخ کے اہم واقعات میں سے ایک ہے، یہودی جو اپنے آپ کو اس شہر کا اصل وارث سمجھتے ہیں، صرف تہتر ۷۳ سال ہی اس شہر پر برسر اقتدار رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ۶۳۶ء میں بیت المقدس کا علاقہ حضرت عمرو بن العاص اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہما نے فتح کیا، مسلمان چاہتے تھے کہ شہر میں خون ریزی نہ ہو اور صلح کی صورت نکل آئے، عیسائیوں نے یہ شرط لگائی کہ خلیفۃ المسلمین خود آ کر دستاویز پر دستخط کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قبول فرما لیا اور مدینہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام بنا کر رجب ۱۶ھ میں بیت المقدس تشریف لائے، بیت المقدس سے پہلے ہی جابیہ نامی مقام پر اسلامی لشکر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا، وہیں عیسائی رہنما بھی آ گئے اور معاہدۂ صلح کی تحریر عمل میں آئی، اس معاہدہ کے تحت عیسائی باشندوں کی جان و مال، مذہبی مقامات، حضرت مسیح کی مورتیوں وغیرہ کی حفاظت کی ضمانت دی گئی؛ بلکہ عیسائی یہودیوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی اس خواہش کو بھی قبول فرمایا اور یہودیوں کی الگ آبادی بنائی گئی۔

اس کے بعد سے یہاں برابر مسلمان حکمراں رہے، یہاں تک کہ گیارہویں صدی عیسوی میں صلیبی جنگیں شروع ہوئیں اور ۲۳ شعبان ۴۹۲ھ کو عیسائی دوبارہ فاتحانہ بیت المقدس میں داخل ہوئے، انھوں نے شہر میں ایسا قتل عام مچایا کہ بچے، بوڑھے، جوان اور مرد و عورت کو بلا امتیاز تہہ تیغ کیا گیا، شہر میں لاشوں کے انبار لگ گئے، خود مغربی مؤرخین نے اس خون آشامی کا اعتراف کیا ہے، کہا جاتا ہے کہ صرف ایک دن میں شہر اور اس کے مضافات میں ستر ہزار افراد شہید کئے گئے، خود مغربی مؤرخین کے بقول گلیاں فلسطینیوں کے خون سے گھٹنوں تک بھر گئی تھیں، یہ سفاکانہ رویہ ٹھیک اس کے برعکس تھا، جو حضرت عمر اور مسلمان فاتحین نے عیسائیوں کے ساتھ روا رکھا تھا، سقوط بیت المقدس کے اس واقعہ نے پورے عالم اسلام کو بے چین اور بے سکون کر کے رکھ دیا، یہاں تک کہ ۱۱۶۹ء میں سلطان نورالدین زنگی جیسے خدا ترس بادشاہ کے ایک کمانڈر مجاہد اسلام سلطان صلاح الدین ایوبیؒ مصر کے تخت اقتدار پر جلوہ افروز ہوئے اور شام کے علاقے فتح کرتے ہوئے ۱۱۸۷ء میں بیت المقدس کو فتح کیا، صلاح الدین ایوبیؒ نے احسان فراموش عیسائیوں کے ساتھ ایسی رحم دلی کا سلوک کیا کہ تاریخ میں اس کی مثال کم ملے گی؛ چنانچہ خود عیسائی دنیا (جو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا تھی) پر اس کا گہرا اثر پڑا، آخر اکیانوے (۹۱) سال کے بعد قبۃ الصخرہ پر لگائی گئی سنہری صلیب اُتاری گئی اور اس کی جگہ ہلال نصب کیا گیا، جب ہی سے ہلال مسلم ملکوں کا شعار سمجھا جانے لگا، یہ اکیانوے سال مسلمانوں کے لئے ایسا تکلیف دہ اور غم انگیز عرصہ تھا کہ پورے عالم اسلام کی آنکھیں بے سکون اور دل بے قرار تھے۔

خلافت عثمانیہ ترکی کے دور میں ہی یہودیوں نے سازشیں رچنی شروع کر دی تھیں؛ لیکن خلیفہ نے کسی قیمت پر یہودیوں کو فلسطین میں زمین خریدنے کی اجازت نہیں دی، بالآخر مغربی سازشوں سے خلافت عثمانیہ کا سقوط ہوا اور ۱۹۴۸ء میں عالم اسلام کے قلب میں اسرائیل کا خنجر گھونپ دیا گیا، یہ زخم بڑھتا رہا، یہاں تک کہ ۱۹۶۷ء میں مسلمانوں کا قبلہ اول ان کے ہاتھوں سے جاتا رہا، پہلی صلیبی جنگ کی شکست اور خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد مسلمانوں کے لئے یہ سب سے بڑا حادثہ اور سب سے اندوہ ناک سانحہ تھا کہ اگر اس واقعہ پر آسمان خون کے آنسو بہاتا اور زمین کا سینہ شق ہو جاتا تو بھی باعث تعجب نہ تھا؛ لیکن آہ! ہم مسلمانوں کی بے حسی اور بے شعوری کہ ہماری نسلوں نے تو اس واقعہ کو بھی اپنے صفحۂ دل سے مٹا دیا ہے اور مسلمان حکومتوں بالخصوص عرب حکمرانوں نے اس مقدس امانت کو سونے کے طشت میں سجا کر صہیونیوں کے حوالہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے، اگر مسلمان عوام کی دینی حمیت آڑے نہ آتی اور حماس کے مجاہدین نہ اٹھ کھڑے ہوتے تو شاید فلسطین صفحۂ ہستی سے مٹ چکا ہوتا۔

اس وقت غزہ کے نہتے اور محصور لوگوں پر ظلم کے جو پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں، وہ درندوں کو بھی شرمندہ کرنے والا ہے، اگرچہ اس میں معصوم بچوں، عورتوں اور بہت سے نہتے لوگوں کی جانیں جا رہی ہیں اور اسلام دشمن طاقتیں شادیانے بجا رہی ہیں؛ لیکن حقیقت میں یہ فلسطین کے مظلوموں کی فتح ہے، اس جنگ نے اسرائیل کی درندگی اور لاقانونیت کو پوری طرح واضح کر دیا ہے، کسی کو باندھ کر اس کو ظلم کا نشانہ بنانا بہادری نہیں بزدلی ہے، ۷ اکتوبر کے واقعے نے واضح کر دیا ہے کہ اسرائیل ناقابل تسخیر نہیں ہے، عالم کفر کے سامنے یہ زمین کا ایک چھوٹا سا خطہ سینہ تانے کھڑا ہے، اس جنگ کے نتیجہ میں فلسطینی مسلمانوں کے اندر جو جذبۂ قربانی پیدا ہوا ہے اور جس شوق کے ساتھ مسکراتے ہوئے وہ جام شہادت نوش کر رہے ہیں، وہ عہد صحابہ کی یاد تازہ کر رہا ہے اور یہ فلسطینیوں کی اخلاقی فتح ہے، پوری دنیا کے مسلمانوں پر استطاعت کے مطابق ان مظلوم بھائیوں کی مدد کرنا واجب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو مسلمان اپنے ان مظلوم اور نہتے بھائیوں کی اخلاقی مدد کرنے کے سوا کچھ اور نہیں کر سکتے، انھیں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُصول بیان فرما دیا ہے کہ" جب تم میں سے کوئی شخص کسی برائی کو دیکھے تو اول اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس پر قادر نہ ہو تو زبان سے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے روکے، یعنی دل سے برا سمجھے، اور دل میں یہ ارادہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ جب بھی قدرت دیں گے، وہ اُسے روکنے کی کوشش کرے گا"۔ (ابو داؤد، حدیث نمبر: ۴۳۴۴) ظلم و جور سے بڑھ کر کوئی بُرائی نہیں، یہ تو دنیا میں شرک سے بھی بڑھ کر ہے؛ کیوں کہ دنیوی احکام کی حد تک شرک کو گوارا کیا جا سکتا ہے؛ لیکن ظلم ایسی بُرائی ہے، کہ وہ کسی طور پر قابل قبول نہیں، کفر ایسا جرم نہیں کہ جو شخص پہلے سے اس عقیدہ پر ہو، اُسے قتل کرنا جائز ہو؛ لیکن اگر کوئی شخص کسی کا مال لے لے، کسی کی عزت و آبرو پر حملہ آور ہو، یا کسی کو قتل کر دے تو وہ ضرور لائق سزا ہے، پس ظلم سب سے بڑی بُرائی ہے اور اپنی طاقت و صلاحیت بھر اس کی مخالفت واجب ہے! مخالفت اور ناراضگی کے اظہار کا ایک طریقہ ترک تعلق بھی ہے اور ظالموں کے ساتھ ترک تعلق کی تعلیم خود قرآن مجید نے دی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو ان کو دوست رکھے گا، وہ ان ہی میں سے ہوگا، بے شک اللہ ظلم شعار لوگوں کو ہدایت نہیں دیتے"۔ (المائدۃ: ۵۱) اس آیت میں ایک جامع لفظ" دوست نہ بنانے" کا استعمال کیا گیا ہے، یہ ایک معنی خیز تعبیر ہے، جس میں قلب و نگاہ کی محبت، فکر و نظر کا تاثر، سماجی زندگی کی مماثلت اور مالی معاملات و تعلقات سب شامل ہیں، یہ کوئی شدت پر مبنی حکم نہیں ہے؛ بلکہ ظلم کے خلاف ناراضگی کے اظہار کا ایک طریقہ ہے، اس آیت کے اخیر میں ظالموں کا تذکرہ کر کے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ جو یہود و نصاریٰ یا کوئی اور غیر مسلم ظلم و جور پر کمربستہ ہوں، مسلمانوں کے لئے اپنی طاقت و قدرت کے مطابق ان سے بے تعلقی برتنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور موقع پر اس حکم کو مزید وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے، ارشاد ہے: "بے شک اللہ تم لوگوں کو ان لوگوں سے تعلق رکھنے سے منع کرتے ہیں، جنھوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی، تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی اور جو اُن سے تعلق رکھیں، وہ بھی ظالم ہیں"۔ (الممتحنۃ: ۹) گھروں سے نکالنا، محض دین کی بنا پر آمادۂ قتل و قتال ہونا اور جو لوگ مسلمانوں کے شہروں اور آبادیوں کو ویران کرنے پر تلے ہوئے ہوں، ان کو مدد پہنچانا، یہ وہ اوصاف ہیں جن کے حامل بد طینت یہودیوں سے بے تعلقی برتنے کا حکم دیا گیا ہے، غور کیجئے کہ کیا آج اسرائیل سے بڑھ کر کوئی اس کا مصداق ہے؟ جو آئے دن بے قصور فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کرتا ہے اور جس نے لاکھوں فلسطینیوں کو اپنے مادر وطن میں رہنے کے حق سے بھی محروم کر دیا ہے، قرآن نے جن یہود و نصاریٰ سے بے تعلق ہونے اور رشتۂ محبت کاٹ لینے کا حکم دیا ہے، اسرائیل اور اس کی حامی و ناصر طاقتوں میں ان میں سے کون سی بات نہیں پائی جاتی؟

لیکن جو غیر مسلم بھائی امن و انصاف کے اصولوں پر قائم ہیں، ان کے ساتھ بہتر سلوک ہمارا فریضہ ہے: "اللہ تعالیٰ تمہیں ان (غیر مسلموں) کے ساتھ حسن سلوک اور انصاف سے نہیں روکتا، جنھوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہ کی ہو اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا ہو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں"۔ (الممتحنۃ: ۸) جو غیر مسلم بھائی انصاف کی روش پر قائم ہوں، وہ ہمارے انسانی بھائی ہیں اور ہمارے برادرانہ سلوک اور حسن اخلاق کے مستحق ہیں ان کے ساتھ زیادتی کسی طور جائز نہیں، بے تعلقی کا حکم ان لوگوں سے ہے، جنھوں نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جارحانہ اور نامنصفانہ روش اختیار کر رکھی ہو، اسرائیل کے اس ظلم کا نشانہ صرف فلسطینی نہیں ہیں، بلکہ ان کا اصل نشانہ اسلام ہے، قرآن نے یہود و نصاریٰ کی نفسیات اور ان کے اندرونی جذبات کی خوب ترجمانی کی ہے اور یہ بات جس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مبنی بر واقعہ تھی، اسی قدر آج بھی ہے کہ: "یہود و نصاریٰ آپ سے اس وقت تک راضی ہو ہی نہیں سکتے، جب تک آپ ان کے دین کے پیرو نہ ہو جائیں، آپ کہہ دیجئے کہ ہدایت تو وہ ہے جو اللہ کی ہے، اگر آپ علم حاصل ہونے کے بعد بھی ان کی خواہشات کی پیروی کرنے لگیں تو آپ کے لئے اللہ کے مقابلہ کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا"۔ (البقرۃ: ۱۲۰) قرآن نے اس میں یہود و نصاریٰ کے اندرونی جذبات کو کھول کر رکھ دیا ہے اور خلافت عثمانیہ کے سقوط سے اب تک عالم اسلام میں جو جنگیں ہوئی ہیں، وہ سب اس کے واضح شواہد ہیں، اس لئے جب تک مسلمان اپنے مذہبی تشخصات اور اپنے ثقافتی امتیازات کو خیر باد نہ کہہ دیں اور پوری طرح مغربی فکر اور مغربی ثقافت کے سامنے جبین تسلیم خم نہ کریں، ان کی تشفی نہیں ہو سکتی اور ان شاء اللہ مسلمان کبھی اس کے لئے تیار نہیں ہوں گے اس لئے کہ وہ دین کے لئے سب کچھ کھونے کو "پانا" اور اللہ کی راہ میں رگِ گلو کٹانے کو "جینا" تصور کرتے ہیں اور یہ ان کے ایمان و عقیدہ کا حصہ ہے! موجودہ دور میں حقیقت حال سے واضح طور پر رخ موڑا جا رہا ہے، حق کو باطل اور باطل کو حق گردانا جا رہا ہے، ظالم کی حوصلہ افزائی اور اس کی پشت پناہی کی جا رہی ہے، جب کہ مظلوموں کو پوری طرح کچلنے کی کوششیں پوری قوت سے جاری ہیں، ان دنوں حماس اور اسرائیل کے درمیان جو جنگ جاری ہے، وہ بہت افسوسناک اور تکلیف دہ ہے اور یہ واضح طور پر اسرائیل کی بدعہدی اور اس کی طرف سے ہونے والی زیادتی اور مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کا فطری رد عمل ہے، اس رد عمل کو دہشت گردی کہنا ظالموں کو طاقت پہنچانا اور مظلوموں کے ساتھ ناانصافی کرنا ہے، حقیقت یہی ہے کہ اسرائیل ایک غاصب ریاست ہے، جس کو مغربی طاقتوں نے خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد جبر و استبداد کے زیر سایہ قائم کیا اور افسوس کہ اس کے بعد بھی اسرائیل نے اپنی سرحدوں پر قناعت نہیں کی، جیسا کہ پچھلے اوراق میں اس کی وضاحت ہوئی؛ بلکہ 1967ء میں ہمسایہ ملکوں کے وسیع رقبہ پر بزور قوت قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل نے متعدد بار فیصلہ کیا کہ اسرائیل 1967ء والی سرحدوں پر واپس چلا جائے؛ مگر اس نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی اور افسوس کہ بڑی طاقتوں نے ان سب کے باوجود اسرائیل کی پشت پناہی کی اور اسرائیل کے کھلے ہوئے ظلم کی تائید کرتے رہے، ہندوستان کی جواہر لال نہرو سے لے کر آج تک بشمول اٹل بہاری واجپائی یہی پالیسی رہی کہ اسرائیل کو اقوام متحدہ کی تجویز پر عمل کرنا چاہئے؛ مگر افسوس کہ ملک کے موجودہ وزیر اعظم مودی جی ہندوستان کی روایت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مظلوم کے بجائے ظالم کی تائید میں کھڑے ہو گئے اور بہانگ دہل اس کا اعلان کیا، یہ بہت شرمناک اور پوری قوم کے لئے افسوسناک ہے، حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حماس اور اسرائیل جنگ کا اصل سبب اسرائیل ہے، فلسطینی اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا دفاع کر رہے ہیں اور اس کا حل یہی ہے کہ فوری طور پر جنگ بندی ہو، اقوام متحدہ کے فیصلے کے مطابق فلسطین کی آزاد ریاست قائم ہو اور فلسطینیوں اور اسرائیلیوں دونوں کے ساتھ انصاف ہو۔ اس پس منظر میں ہم مسلمانانِ ہند قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے یہ ضرور کر سکتے ہیں کہ ملک کی رائے عامہ کو حقیقت پسند بنائیں اور انھیں حقیقی صورتِ حال کا ادراک کرنے میں مدد دیں، منصف مزاج ہندو بھائیوں (جن کی آج بھی اس ملک میں اکثریت ہے) کو ساتھ لے کر حکومت ہند سے خواہش کریں کہ وہ اپنی ناوابستہ پالیسی پر قائم رہے اور اسرائیل کی حمایت سے باز رہے، وہ ظالم اور مظلوم کو ایک پلڑے میں نہ رکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم اسرائیلی کمپنیوں کی تجارتی اشیاء کا بائیکاٹ کریں کہ یہ بھی منکر پر ناراضگی کے اظہار اور ظالم سے بے تعلقی برتنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے اور شرعاً بہ حیثیت مسلمان ہم اس بات کے مکلف ہیں کہ اس سلسلہ میں جو طریقہ اختیار کرنا ہمارے لئے ممکن ہو، ہم اس سے دریغ نہ کریں، یہ انسانی فریضہ ہے، یہ شرعی ذمہ داری ہے اور حمیت ایمانی اور غیرت اسلامی للکار کر ہم سے پوچھ رہی ہے کہ کیا ہم اس کے لئے بھی تیار نہیں ہیں؟

(پیشکش: سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)

شادی شدہ زندگی میں بگاڑ کا سبب کیوں اور اس کا حل!

علی اشہد اعظمی دوحہ قطر

شادی کرنا سنت ہے اور شادی کے بعد ہی زندگی کی دوسری اننگ کی شروعات ہوتی ہے انسان کے اوپر ذمہ داری آجاتی ہے مرد اور عورت دونوں کو الگ الگ ذمہ داریاں نبھانی پڑتی ہیں ازدواجی زندگی میں ایک عورت کا مرد کے تئیں اور ایک مرد کا عورت کے تئیں کیا رویہ ہونا چاہیے اس پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے، کہا جاتا ہے کہ ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے اور عموماً وہ ہاتھ اس کی بیوی کا ہی تصور کیا جاتا ہے لیکن اگر یہ بھی کہا جانے لگے کہ ہر کامیابی کی طرف سے ناکامیابی کی طرف جانے والے کے پیچھے بھی ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے جو خصوصاً اس کی بیوی کا ہی ہوتا ہے تو یہ کسی صورت بے جا نہ ہوگا۔ ہمارے معاشرے میں جہاں کچھ بیویاں شوہروں کی کامیابی کا سبب بنتی ہیں انہیں سپورٹ کرتی ہیں ان کے دکھ سکھ میں ان کا ساتھ دیتی ہیں وہیں کچھ بیویاں ایک ایسی بیماری کا شکار ہو کر اپنے شوہروں کی زندگی عذاب میں مبتلا کر دیتی ہیں جن کے بعد ترقیاں کی سیڑھی چڑھنا تو درکنار بلکہ اپنے مقام کو برقرار رکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے اور وہ ہر وقت اپنی بیویوں کی جاسوسی سے بچنے، ان کے بے جا سوالات، انہیں شکی عادات سے چھٹکارا دلانے کی تدابیر ہی ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ یہ بیماری شک کی بیماری ہے جو ہمارے یہاں بہت سی عورتوں میں پائی جاتی ہے اور کبھی کبھار یہ بیماری ایک لاعلاج مرض کی صورت بھی اختیار کر لیتی ہے۔ شکی بیویاں اپنے شوہروں پر نہ صرف ہر وقت کڑی نظر رکھتی ہیں بلکہ ان کی اچھی عادات کو بھی منفی پیرائے میں دیکھنا اور پرکھنا شروع کر دیتی ہیں۔ اگر ان کے شوہر کسی بیوہ عورت کی مدد کر دیں یا کوئی امدادی کام کریں، کسی خاتون کی تعریف کریں یا کوئی خاتون ان کی تعریف کرے تو انہیں یہ خدشہ لاحق ہو جاتا ہے کہ ان کے شوہر یہ کام صرف اس لئے کر رہے ہیں کہ انہیں اس عورت میں دلچسپی ہے اور وہ دوسری شادی کے خواہاں ہیں۔ انہیں ہر ایک عورت کے حوالے سے یہی خطرہ لاحق رہتا ہے کہ ان کے شوہر ان کی جانب خصوصی متوجہ ہیں اور انہیں ان کی جگہ دے رہے ہیں۔ انہیں ان کے شوہر کی محبوبائیں اس کی سیکریٹری، اس کی باس، اپنی پڑوسن اور دیگر ملنے جلنے والی خواتین میں نظر آنے لگتی ہے اور پھر یہی وجہ ہے کہ انہیں ایسا بھی گمان ہونے لگتا ہے کہ ان کے شوہر اچانک ان کی جانب سے لاپرواہ ہو گئے ہیں، گھر دیر سے آنے لگے ہیں، کھانا کم کھانے لگے ہیں تو یقیناً باہر سے کھا کر آئے ہونگے وغیرہ وغیرہ۔ انہی بوتوں کی وجہ سے وہ اپنے اس شکی مزاج میں مزید پختگی پیدا کرتی چلی جاتی ہیں کہ ان کے شوہر دوسری عورتوں میں دلچسپی لینے لگے ہیں چاہے ایسا کچھ ہو یا نہ ہو۔

یہ تمام باتیں اس رشتے کو جس نازک مقام پر لے جاتی ہیں وہاں شوہر اور بیوی نہ چاہتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کرنے کے خواہش مند ہو جاتے ہیں جو ایک ایسا عمل بن جاتا ہے جس کے بعد حالات بد سے بدتر بنتے چلے جاتے ہیں ابتداء میں تو ایسا لگتا ہے کہ فیصلہ سب کو خوشی اور اطمینان دے گا لیکن درحقیقت یہ فیصلہ سب کا سکھ اور چین ختم کرنے کا سبب بن جاتا ہے جہاں شوہر یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنی اس بیوی سے جان چھڑا کر کسی اور اچھی بیوی کا انتخاب کرے گا وہاں اسے منہ کی کھانی پڑتی ہے کیونکہ وہ ہر عورت میں اپنی بیوی جیسی ہی خوبیاں تلاش کرتا ہے جو اسے مشکل سے ہی ملتی ہیں جبکہ عورت بعض اوقات ساری زندگی اکیلے ہی گذارنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور بچے دربدر ہو جاتے ہیں نہ ہی ان کی پرورش ہو پاتی ہے نہ ہی وہ ذہنی سکون کے مالک ہوتے ہیں بلکہ اس فیصلے سے ہر ایک کو شدید نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ کسی بھی مشکل کا حل نکالنے کے لئے اس سے مشکل راستہ اختیار کرنا کہیں کی عقل مندی نہیں بلکہ اس مشکل کو کسی آسان اور مذاکراتی طریقے سے حل کرنا ہی کسی بھی رشتے کی خوبصورتی اور مضبوطی کو واضح کرتا ہے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ اس مسئلے کا حل بھی نکالنے کے لئے طلاق جیسی خطرناک حد تک نہ جایا جائے جہاں پہنچنے پر ہر ایک ہی اپنی زندگی مشکل میں ڈالتا ہے بلکہ اپنے سے وابستہ لوگوں کو بھی ایک کڑے امتحان میں ڈال دیتا ہے۔ بہرکیف حقیقت تو یہی ہے کہ جو عورت اپنے شوہر اور گھر سے محبت رکھتی ہے وہ ہی اسی باتوں میں اور ایسی بیماری میں مبتلا ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی محبت ہر وقت اس خطرے میں خود کو محسوس کرتی ہے کہ کہیں وہ سب اس سے چھین نہ جائے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ شوہر اپنی بیوی کی اس کمزوری کو سمجھتے ہوئے انہیں پیار اور محبت سے سمجھائے ان پر غصہ کرنے یا ان کی باتوں پر چیڑنے کے بجائے ان کو یقین دلائیں کہ ان کی زندگی میں اگر کسی کی اہمیت ہے تو وہ صرف وہی ہے جو مجھ سے بہت محبت کرتی ہے میرے گھر کا خیال رکھتی ہے ایسی باتیں نہ صرف بیوی کو اس بیماری سے نکالنے میں بلکہ گھر کے ماحول کو بہتر بنانے اور رشتے کو مضبوط کرنے میں اپنا ایک موثر کردار ادا کرتی ہیں۔ شوہروں کو چاہیے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ ہر بات شیئر کریں، انہیں اپنے خطوط پڑھائیں، انہیں اپنی درازیں چیک کرنے کے مواقع فراہم کریں، انہیں کسی بھی معاملے پر آزادانہ بات اور اظہار کرنے کا حق دیں، انہیں ہر مسئلے اور معاملے سے واقف رکھیں، آفس میں بے جا وقت گذاری سے پرہیز کریں اپنی بیویوں کو اپنا زیادہ سے زیادہ وقت دیں۔ انہیں سمجھیں اور انہیں پیار سے سمجھانے کی کوشش کریں کیونکہ کسی بھی رشتے میں اس چیز کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ جب شوہر اپنی بیویوں کو یہ اہمیت نہیں دیتے ان سے اپنی باتیں اور معاملات چھپاتے ہیں یا ان سے جھوٹ بولتے ہیں تو ان میں یہ شک کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے جو بڑھتے بڑھتے نقصان دہ فیصلے کی طرف چلی جاتی ہے جس سے ایک خاندان اور گھر تباہ ہو جاتا ہے۔

جہاں ہم نے شوہروں کو ان کی ذمہ داری اور ان کے کئے جانے کام یاد دلائے ہیں وہیں ضروری ہے کہ خواتین کو بھی کچھ باتوں سے آگاہ کیا جائے انہیں ان کی ذمہ داری اور شوہروں پر موجود ذمہ داری کا احساس دلایا جائے۔ بیویوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ اگر ان پر کوئی صرف اپنی سوچ کے مطابق الزامات لگانا شروع کر دیتے ان کی ذات کے ساتھ کسی دوسری ذات کو منسلک کرنے لگیں تو ان پر کیا گذرے گی۔ یہی وہ سوچ ہے جو انہیں یہ بتا سکتی ہے کہ اپنے شوہروں کے بارے میں بنا سوچے سمجھے یوں الزامات عائد کرنا کہیں کی عقلمندی نہیں بلکہ معاملات کو سمجھنا اور ان کے ہر پہلوؤں پر غور کرنا بہت ضروری ہے۔ خواتین کو چاہیے کہ جب بھی وہ اپنے شوہروں میں کوئی خامی یا تبدیلی پائیں انہیں ایک کاغذ پر تحریر کر لیں اور اس کے سامنے وہ ممکنہ وجوہات بھی لکھیں جو ایسی صورت میں کسی بھی عام آدمی کے ساتھ پیش آسکتی ہیں اور پھر فیصلہ کریں اور مثبت پہلوؤں کو سامنے رکھیں۔ اگر شوہر دفتر سے گھر دیر سے آ رہا ہے تو یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ دفتروں میں اکثر اوقات کام کی زیادتی اور دباؤ کے باعث ایسا ہو سکتا ہے اور اگر وہ اپنا کام محنت اور لگن سے کر رہا ہے تو وہ بھی صرف اس لئے کہ وہ آپ کو اور آپ کے بچوں کو ایک اچھی اور پرسکون زندگی دینا چاہتا ہے۔ اگر وہ کسی خاتون کی مدد کر رہا ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ آپ کو یہ دیکھنا چاہیے کہ آپ کے شوہر انسانی ہمدردی رکھتے ہیں جو ایک اچھا فعل ہے۔ اگر شوہر کوئی پرائیوٹ دراز یا ڈائری رکھتا ہے جسے وہ آپ کے ساتھ شیئر نہیں کرتا تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ آپ سے اپنی عشق کی داستان چھپا رہا ہے بلکہ بہت سے مرد اپنی چیزوں کو لے کر اسی طرح کی احتیاط برتتے ہیں اور اسے محفوظ رکھنے کے لئے ایسی دراز یا ڈائری استعمال کرتے ہیں۔ بہرحال اگر ان تمام باتوں کے باوجود بھی کچھ بات ایسی ہے جو آپ کو کسی تشویش میں مبتلا کے ہوئے ہے تو اس کا بہترین حل اسے مل کر بیٹھ کر بات کرنے سے نکالیں، غصے یا چیخنے چلانے یا اپنی مرضی سے کسی بھی نتیجے پر پہنچنے سے گریز کریں کیونکہ بہت سی چیزوں کو ہم جس نظریے سے دیکھ رہے ہوتے ہیں وہ ویسی ہوتی نہیں بلکہ اس بلکل مختلف انداز رکھتی ہیں تو بہتر یہی ہے کہ سامنے والے کا انداز اور نظریہ جاننے کی کوشش کی جائے اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ کیا جائے۔

بعض خواتین اپنی یہ جاسوسی اور شک دوسروں کے ساتھ بھی شیئر کرتی ہے جس کے باعث انہیں ایسے مشورے اور طریقے بھی سننے کو ملتے ہیں جو ان کی زندگی کو برباد کرنے کے لئے کافی ہوتے ہیں کیونکہ ہر ہاتھ ملانے والا دوست نہیں ہوتا، آپ کے بہت سے دوست اور رشتہ دار واقعی میں آپ کے خیر خواہ نہیں ہوتے اور جب آپ ان سے اپنے مسائل بیان کرتے ہیں تو اپنی دشمنی نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے اور ان کے یہ مشورے آپ کی زندگی آپ کے حسین رشتے میں تباہی کا سبب بن جاتے ہیں اگر آپ کسی سے کچھ شیئر کرنا ہی چاہتے ہیں تو اپنے کسی عقلمند خیر خواہ کو ڈھونڈیں۔ "اگر ان تحقیقات، خیر خواہ کی یقین دہانی اور سمجھانے کے باوجود کہ آپ غلط ہیں آپ کو ایسا ہی لگتا ہے کہ آپ کے شوہر کسی اور میں دلچسپی لے رہے ہیں تو آپ یہ مان لیں کہ آپ کو کسی اچھے سائیکولوجسٹ کی ضرورت ہے" آپ ایک بیماری کا شکار ہیں جس کا علاج بہت ضروری ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود بھی طلاق یا علیحدگی یا لڑائی جھگڑے کسی بات کا حل نہیں اور یہ آپ کی ہی کی غلطی ہے کہ آپ کے شوہر کسی دوسری عورت کی جانب متوجہ ہوئے کیونکہ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب آپ ان کو اس کا موقع اپنے کردار اور افکار سے دیں تو خود پر دھیان دیں، اپنے طور طریقوں کو شوہر کی پسند اور سمجھ کے مطابق رکھ کر اس کا ساتھ دیں اور پر بے جا شک کے بجائے اعتماد کا اظہار کریں اور پھر اس بات کا اطمینان رکھیں کہ آپ کی یہ تمام خوبیاں اسے کہیں جانے نہیں دیں گی

آج جو لداخ میں کل جموں کشمیر میں ہوگا

ازقلم: ڈاکٹر سلیم خان

یہ حسن اتفاق ہے کہ جس دن حماس نے اسرائیل کو گھر میں گھس کر مارا، اسی دن لداخ کے اندر ہل کونسل کے انتخاب میں 'انڈیا' وفاق نے بی جے پی کو اپنے قدموں روند دیا۔ 5 اگست 1999 کو آئین کی دفع 370 منسوخ کرنے کے بعد بی جے پی نے سوچا کہ اب ریاستِ جموں کشمیر میں زعفرانی پرچم لہرانا سہل ہو جائے گا۔ اس وقت نہ جانے کس عقلمند نے اس کو مشورہ دیا کہ لداخ کو غزہ کی طرح الگ کر دو۔ اس حرکت کی دلیل صرف یہ تھی کہ سپرعقلمند اسرائیل نے ایسا کر رکھا تھا حالانکہ غزہ کو تو اس لیے الگ کیا گیا تھا کہ وہاں حکومت کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ لداخ میں ایسی صورتحال نہیں تھی لیکن جموں کشمیر پر اپنا شکنجہ کسنے کی خاطر اگر دوسرے صوبوں کے مقابلے قومی آئین میں اس کی حیثیت گھٹا کر یونین ٹیریٹری بنانا ضروری سمجھا گیا تو اسرائیل کی مکمل پیروی کے لیے غزہ کی طرح لداخ کو الگ کرنا لازم ہو گیا۔ اب نتیجہ دیکھیں کہ ایک طرف غزہ کے مجاہدین آزادی نے اسرائیل کی برتری کا خواب چکنا چور کر دیا وہیں لداخ کے لوگوں نے ہل کونسل کے انتخاب میں بی جے پی کو دھول چٹا دی۔ اس خبر کو دبانے کے لیے اچانک پانچ صوبوں میں ریاستی الیکشن کا بگل بجا دیا گیا تاکہ میڈیا کو ایک جھنجھنا پکڑا دیا جائے اور لداخ میں بی جے پی کی ناکامی زیر بحث نہ آئے۔

کسی زمانے میں بی جے پی والے انتخاب جیتنے کے فن میں ماہر تھے آج کل ان لوگوں کو اپنی ناکامی کی جانب سے توجہ ہٹانے میں مہارت حاصل ہو گئی ہے۔ یہ بیچارے نہیں جانتے کہ شکست کی پردہ پوشی سے وہ فتح میں نہیں بدلتی۔ ساڑھے چار سال قبل کشمیر سے آئین کی دفع 370 ہٹانے کے بعد بی جے پی نے سب سے پہلے مہاراشٹر اور ہریانہ کے ریاستی انتخاب میں اسے بھنانے کی کوشش کی مگر اس کو کامیابی نہیں ملی۔ دونوں مقامات پر اس کی نشستیں کم ہو گئیں۔ ہریانہ میں بی جے پی مخلوط سرکار بنانے پر مجبور ہونا پڑا اور مہاراشٹر میں ڈھائی سال کے بعد بھی ان کا وزیر اعلیٰ نہیں بنا سکے۔ آگے چل کر دہلی اور بہار میں پھر سے یہ راگ الاپا گیا اور دونوں مقامات پر یہ پانسہ الٹا پڑا تو بی جے والے اسے بھول گئے۔ جموں کشمیر کا معاملہ عدالتِ عظمیٰ میں زیر سماعت ہے۔ مرکزی حکومت اس کا ریاستی درجہ بحال کر کے وہاں انتخاب کرانے کا وعدہ کر رہی ہے۔

جموں کشمیر کی نبض ٹٹولنے کی خاطر لداخ میں ہل کونسل کے انتخابات کرائے گئے تو اس کے نتائج دیکھ کر بی جے پی والوں کی سانس اکھڑ گئی۔ اب حالت یہ ہے کہ وہ منہ چھپاتے پھر رہے ہیں اور کہیں جائے پناہ نہیں مل رہی ہے۔ بی جے پی کو اپنی شکست کا اندازہ پہلے سے ہو گیا تھا اس لیے ابتدا میں پنجرے کے طوطے یعنی الیکشن کمیشن کے ذریعہ ڈنڈی مارنے کی کوشش کی گئی اور پچھلی بار سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کرنے والی نیشنل کانفرنس کو اس کے نشان 'ہل' سے محروم کرنے کی سازش رچی گئی۔ نیشنل کانفرنس کو رجسٹرڈ پارٹی ہونے کے باوجود پارٹی کے نشان 'ہل' کے استعمال سے الیکشن کمیشن نے روک دیا۔ لداخ انتظامیہ کی دلیل تھی کہ نیشنل کانفرنس سمیت ریاستی پارٹیوں میں سے کوئی بھی لداخ میں تسلیم شدہ سیاسی جماعت نہیں ہے اور اس لیے وہ ہل کے نشان پر دعویٰ نہیں کر سکتی۔ نیشنل کانفرنس نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ عدالتِ عظمیٰ نے پھٹکار لگا کر لداخ ہل ڈیولپمنٹ کونسل کے انتخابات کا نوٹیفکیشن منسوخ کر کے نیا نوٹیفکیشن جاری کرنے کا حکم دے دیا۔ یہ چانکیہ نیتی کی پہلی شکست تھی۔ اس کے ساتھ سپریم کورٹ نے لداخ انتظامیہ پر ایک لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا۔ اس معاملے سرکار کو پہلے ہائی کورٹ ہزیمت اٹھانی پڑی تھی مگر اس نے ہار نہیں مانی اور سپریم کورٹ سے رجوع کیا مگر وہاں بھی اسے منہ کی کھانی پڑی۔

پانچ صوبوں کے اندر ابھی حال میں جب صوبائی انتخابات کا اعلان کیا گیا تو جموں کشمیر سے متعلق بھی سوال ہوا جہاں پچھلا صوبائی انتخاب 2014 میں ہوا تھا اس کو دس سال ہونے والے ہیں۔ اس پر الیکشن کمیشن کا جواب تھا حفاظتی انتظامات کا جائزہ لے کر فیصلہ کیا جائے گا کہ انتخابات کرانا ممکن ہے یا نہیں۔ اس جواب میں سرکار کے اس دعویٰ کی تردید موجود ہے کہ جموں کشمیر میں حالات معمول پر آگئے ہیں کیونکہ اگر ایسا ہے تو انتخابات کیوں نہیں ہوتے؟ بی جے پی نے جموں کشمیر میں اپنا وزیر اعلیٰ بیٹھانے اور ملک بھر میں اپنی قوم پرستی کا ڈنکا بجانے کی خاطر 2019 میں آئین کی دفع 370 ختم کر دی لیکن کس قدر شرم کی بات ہے کہ ایوان میں ریاست کا درجہ بحال کر کے انتخاب کا وعدہ کرنے والے شکتی مان وزیر داخلہ اس کی ہمت نہیں کر سکے۔ اس بار بہت محتاط انداز میں لداخ کے تالاب میں پتھر پھینک کر دیکھا گیا کہ کمل کھلتا ہے یا مرجھا جاتا ہے تو اس کے ہاتھ زبردست مایوسی آئی۔ جملہ 26 میں سے 12 نشستیں نیشنل کانفرنس نے جیت لیں اور 10 پر کانگریس نے کامیابی حاصل کی۔ بی جے پی اور آزاد امیدواروں کو دو دو مقامات پر کامیابی ملی۔ یہ ہے ڈبل انجن سرکار بنانے کا خواب دیکھنے والوں کا حال۔

انڈیا نامی وفاق کی تشکیل کے بعد یہ پہلا انتخاب تھا جس میں اس نے متحد ہو کر بی جے پی چھکے اڑا دیئے اس لیے کہنا پڑے گا 'آغاز تو اچھا ہے، انجام خدا جانے'۔ نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے انتخابی نتائج کے بعد کہا کہ اس میں ان تمام قوتوں اور جماعتوں کے لیے پیغام ہے جنہوں نے غیر جمہوری اور غیر آئینی طور پر ریاست جموں، کشمیر اور لداخ کو اس کے عوام کی رضامندی کے بغیر تقسیم کیا ہے۔ یہ جیت زنسکار، کارگل اور دراس کے لوگوں کی ہے۔ انہوں نے فیصلہ کن طور پر نیشنل کانفرنس۔ کانگریس اتحاد کی تائید کی۔ انہوں نے کانگریس پارٹی کی قیادت کے غیر متزلزل حمایت کا بھی شکریہ ادا کیا۔ عمر عبداللہ نے امید ظاہر کی کہ یہ نتائج لداخ اور کارگل میں ایک نئی جمہوری صبح کا آغاز کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس اور کانگریس اتحاد نے کارگل ہل ڈیولپمنٹ کونسل انتخابات میں تاریخی جیت رقم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور نیشنل کانفرنس کے مضبوط اتحاد نے بھارتیہ جنتا پارٹی کو شکست سے دو چار کیا اور اب جموں و کشمیر میں بھی جمہوری طور پر منتخب حکومت کی عوامی جائز خواہش کو تسلیم کیا جانا چاہئے کیونکہ جمہوریت کا تقاضہ ہے کہ عوام کی آواز سنی جائے اور ان کا احترام کیا جائے۔

2018 کے اندر جب انتخابات ہوئے تھے تو نیشنل کانفرنس نے 10 جبکہ کانگریس نے 8 نشستوں پر کامیابی حاصل کی تھی۔ ان انتخابات میں بی جے پی صرف ایک سیٹ جیت پائی تھی۔ آگے چل اس نے پی ڈی پی کے دو ارکان کو اپنے ساتھ کر کے اپنی تعداد تین پر پہنچا دی۔ اس وقت ترقی کے ساتھ پارٹی نے شیعہ اکثریتی ضلع کرگل میں رائے دہندگان کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے 'نعرہ حیدری' کے نعرے کا بڑھ چڑھ کا استعمال کیا تھا۔ لداخ کی کل 30 رکنی کونسل میں سے 26 نشستوں پر انتخابات ہوتے ہیں جبکہ باقی 4 ممبران کو نامزد کیا جاتا ہے جن میں دو اقلیتی طبقہ اور دو خواتین ممبران شامل ہیں۔ 2003 میں اس کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا تھا، جس کے بعد یہ چوتھے انتخابات ہیں۔ یہ دلچسپ اتفاق ہے کہ لداخ جہاں ہندو اقلیت میں ہیں ان کے ریزرویشن موجود اور اس کا خوب فائدہ اٹھایا جاتا ہے لیکن جہاں مسلمان یا عیسائی اقلیت کے لیے ریزرویشن کی بات اکرتے ہیں یہ انکشاف ہوتا ہے کہ مذہب کی بنیاد پر تحفظ غیر دستوری ہے۔

لداخ کے اندر جہاں انڈیا وفاق نے 26 میں سے 22 نشستوں پر کامیابی حاصل کی وہیں بی جے پی 2 پر سمٹ گئی۔ سنگھ والے یہ کہہ رہے ہیں کہ پچھلی بار ایک تھی اب 2 ہو گئی یعنی سو فیصد اضافہ ہوا لیکن یہ نہیں کہتے کہ پی ڈی پی کے 2 ارکان کے بی جے پی میں شامل ہونے سے ان کی تعداد 4 ہو گئی تھی جو اب گھٹ کر دو پر آگئی یعنی 370 کی مہربانی سے یہ نقصان ہو گیا۔ بی جے پی والوں کی سمجھ میں اب آیا کہ جب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ راجستھان اور مدھیہ پردیش میں پھدک رہے تھے تو اس وقت راہل گاندھی موٹر سائیکل سے لیہہ کی سڑک کیوں ناپ رہے تھے۔ اس وقت ایک کانگریسی ترجمان سے جب اس بابت دریافت کیا گیا تو وہ بولے کہ راہل گاندھی اپنی بھارت یاترا کی تکمیل کر رہے تھے۔ وہ بات غلط تھی اس لیے کہ یاترا کو کنیا کماری سے سرینگر تک ہی جانا تھا سو ہو چکا تھا۔ وہ دراصل اس انتخاب کی تیاری تھی۔ اس میں شک نہیں کہ لداخ سے صرف ایک رکن پارلیمان منتخب ہوتا ہے جو بی جے پی کا ہے لیکن یہ ایک اصول کی لڑائی تھی۔ بی جے پی کا دعویٰ غلط نکلا کہ پورا ملک بشمول جموں کشمیر چاہتا تھا کہ آئین کی شق 370 ختم ہو۔ لداخ کی عوام نے اپنے ووٹ سے یہ ثابت کر دیا کہ وہ دعویٰ جھوٹ تھا۔ اس کے بعد جموں کشمیر کے انتخابات ہوں گے تو پھر ایک بار یہی ہوگا۔ کشمیر کے مسلمانوں کے ساتھ جموں کے ہندو بھی بی جے پی کو ایسا زناٹے دار طمانچے ماریں گے کہ اس کی دھمک کنیا کماری تک سنی جائے گی۔

اورنگ آباد: معاشرے میں کتابوں سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے ریلی کا انعقاد

اورنگ آباد 13 / اکتوبر . (راست) سابق صدر ہند بھارت رتن ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یوم پیدائش 15 اکتوبر کی مناسبت سے شہر کے مختلف علاقوں میں مطالعہ بیداری اورعوام الناس میں کتابوں کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے لیے 13 / اکتوبر تا 15 / اکتوبر ریلیاں نکالیں جائے گی. اس طرح کی اطلاع محلہ لائبریری کی محرک مرزا مریم جمیلہ نے دی ہے. یہ مہم ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن کے صدر مرزا عبدالقیوم ندوی کی رہنمائی اور اسکولوں، لائبریریوں کے ذمہ داران کی سرپرستی میں چلائی جائے گی. اس سلسلے کی پہلی ریلی آج الھدیٰ اردو ہائی اسکول کے طلباء نے جوکہ گلی نمبر 20 میں واقع ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام محلہ چلڈرن لائبریری کے ممبر ہیں انہوں نے ریلی نکالی اور معاشرے میں کتابوں کے تئیں دلچسپی اور بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن کی جانب سے طلباء کو ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی زندگی اورکام پر مبنی کتابیں تقسیم کی گئیں اور دیگر عظیم شاعروں، ادیبوں، قومی اور بین الاقوامی شخصیات* فریڈم فائٹرز آف انڈیا کی زندگی پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا گیا۔ ہوگیا.. فاؤنڈیشن کے صدر مرزا عبدالقیوم ندوی نے موجودہ طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 15 اکتوبر کو بھارت کے سابق صدر بھارت رتن ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کا یوم پیدائش پوری دنیا میں طلباء کے دن WORLD STUDENTS DAY کے طور پر منایا جاتا ہے اور مہاراشٹر حکومت نے اس دن کو منانے کا اعلان کیا ہے۔ یوم طلبہ کے طور پر۔ اسے "ریڈنگ انسپائریشن ڈے" قرار دیا گیا ہے۔ اس موقع پر الھدیٰ اردو ہائی سکول کی اساتذہ فرحت جہاں، شمیم بیگم اور شیریں بیگم نے طلباء کو کتابیں پڑھنے پر زور دیا۔ ریلی کو کامیاب بنانے میں اسکول کی ہیڈ مسٹریس نرگس شیخ اور ٹیچر نسرین قادری نے اپنا گرانقدر تعاون دیا۔ محلہ لائبریری مہم کے بانی مریم مرزا اور نشاط ترنم نے طلباء سے درخواست کی کہ وہ لائبریری سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کے بارے میں بتائیں۔ فاؤنڈیشن کی جانب سے طلباء میں ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ،مہاتما گاندھی ، پنڈت جواہر لال، ملک کے مایہ ناز شخصیتوں جن میں ادیب، شاعر، مجاہدین آزادی شامل ہیں ان کی زندگی پر شائع کتابیں شامل ہیں.. مرزا عبدالقیوم ندوی نے کہا کہ یہ مہم 13 / اکتوبر تا 15 اکتوبر شہر کے مختلف علاقوں میں چلائی جائے گی. خصوصاً مریم مرزا کی محلہ لائبریریوں کے بچوں اوران کے سرپرستوں کے لیے رہنمائی کی جائے گی.

IMEC کے اعلان کے بعد بیجنگ نے عرب دنیا میں کوششیں تیز کردیں

بیجنگ۔ 13 / اکتوبر۔ ایم این این۔ کامیاب 'G-20' سربراہی اجلاس (نئی دہلی، ستمبر 10-09) اور مجوزہ 'انڈیا مڈل ایسٹ یورپ کوریڈور (IMEC) کے اعلان نے چین کو اپنے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (بی آر آئی) منصوبوں کے فروغ کو تیز کرنے پر مجبور کیا ہے۔ اس کے عرب اتحادی بیجنگ نے مغربی ایشیا اور شمالی افریقہ (WANA) خطے کے ممالک کے ساتھ اقتصادی، جوہری توانائی، بنیادی ڈھانچے اور دیگر شعبوں میں تعاون بڑھانے کے لیے اپنی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ ستمبر 2023 کے دوران ہونے والی کچھ پیش رفت جو بیجنگ کی خطے میں کی جانے والی کوششوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں: بی آر آئی کی توثیق کرتے ہوئے، بین الاقوامی تعاون کی مصری وزیر رانیہ المشاط نے ہانگ کانگ میں دو روزہ بی آر آئی سمٹ کے دوران اس بات پر زور دیا کہ ان کے ملک کی ترقی کی ترجیحات بی آر آئی کے مقاصد سے ہم آہنگ ہیں۔ دریں اثنا، چین کے' ننگ شیا ہوئی خودمختار علاقے' میں چھٹی' چائنا عرب اسٹیٹس ایکسپو' میں شرکت کرتے ہوئے' عرب لیگ' کے اسٹنٹ سکریٹری جنرل علی ابراہیم المالکی نے چینی فریق کے ساتھ زراعت، پانی، ٹیکنالوجی کی منتقلی، جدت اور سیاحت کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر بات چیت کی۔ گزشتہ دہائیوں کے دوران مصر کے مختلف شعبوں میں چینی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا ہے۔ مقامی قواعد و ضوابط کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے، چینی کمپنیوں کو عام بولی کے عمل کی پیروی کیے بغیر سعودی عرب میں بہت سے پروجیکٹس دیے جا رہے ہیں۔' سعودی چائنا کمیونیکیشنز ،' جو پچھلے 15-14 سالوں سے سعودی آئی ٹی اور کمیونیکیشن انفراسٹرکچر کی اپ گریڈیشن میں مصروف ہے، کو حال ہی میں آنے والے 'نیوم' سٹی پروجیکٹس میں نئے آپٹیکل فائبر لنکس لگانے کے لیے نئے کنٹریکٹس سے نوازا گیا ہے۔ سی سی ایس نے جدہ میں زیر زمین فائبر کیبل بچھانے کا کام پہلے ہی مکمل کرلیا ہے جو اسے سعودی عرب کے دیگر شہروں سے ملاتا ہے۔ اپنے قرضے کی رسائی کو بڑھانے کے مقصد کے ساتھ، چین کی قیادت میں ایشیائی انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک نے وانا کے علاقے میں اپنے ترقیاتی اقدامات کو بڑھانے کے لیے ابوظہبی میں اپنی پہلی بیرون ملک شاخ کھولی۔ اس سے قبل 'بیناان پروموشن کانفرنس' کے دوران متحدہ عرب امارات اور چین کے بینان کے صوبائی حکام نے ہوابازی اور ہوائی اڈے کے انفراسٹرکچر لاجسٹکس کے شعبوں میں معاہدوں پر دستخط کیے تھے۔ دریں اثنا، متحدہ عرب امارات میں انفراسٹرکچر کی ترقی میں شامل چینی کمپنی 'ون روڈ گروپ' نے دبئی میں ایک میٹنگ کا اہتمام کیا جس میں خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے دیگر ممالک کے اہم رہنماؤں اور حکام نے شرکت کی۔ خلیجی ممالک میں اپنے ثقافتی اثرو رسوخ کو بڑھانے کے لیے، کویت میں چینی سفارت خانے نے 17 ستمبر کو ایک' چائنیز کلچرل سینٹر ' کا افتتاح کیا تھا۔ یہ مرکز پویلین پر مشتمل ہے جو کویتی اور چینی دونوں کو ثقافتی اور علمی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ یہ مرکز ان طلبہ کو چینی زبان سیکھنے کے لیے سرٹیفکیٹ بھی جاری کرے گا جو چین میں تعلیم حاصل کرنا یا کام کرنا چاہتے ہیں۔ ثقافتی مرکز کا افتتاح کویتی ولی عہد شیخ مشعل الاحمد الصباح کے دورہ چین کے موقع پر ہوا، جس کے دوران دونوں ممالک نے قابل تجدید توانائی، برقی توانائی کے نظام، بندرگاہوں، فری زونز اور اقتصادی زونز کے شعبوں میں مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے۔ قطر میں، گوانگ ڈونگ صنعتی صوبے سے تقریباً 60 چینی کمپنیوں اور 70 سے زائد مقامی کمپنیوں نے' چائنا قطر اکنامک اینڈ ٹریڈ کوآپریشن فورم' کے اجلاس میں شرکت کی جو 11 ستمبر کو دوحہ میں منعقد ہوئی۔ چیئرمین شیخ فیصل بن قاسم الثانی نے چینی کمپنیوں کو دعوت دی کہ وہ ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں جو قطر غیر ملکی سرمایہ کاروں کو تیار اقتصادی زونز فراہم کر کے فراہم کرتا ہے۔ علیحدہ طور پر، سرکاری ملکیت والی قطر ایئرویز نے دوحہ اور چین کے درمیان روٹس پر چینی کیریئر' زیامین ایئر لائنز' کے ساتھ شراکت داری کی۔ یہ انتظام زیامین ایئر لائنز کو قطر کے لیے نان اسٹاپ پرواز کرنے والی پہلی چینی کیریئر بن جائے گی۔ اگرچہ خطہ میں چینی منصوبے قلیل مدت میں وصول کنندگان کے لیے منافع بخش معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ مقامی کاروبار کو تباہ کرنے اور مقامی آبادی کے لیے بے روزگاری کا باعث بنتے ہیں کیونکہ یہ منصوبے اکثر اپنے ساتھ سستی چینی سامان اور مزدور لاتے ہیں۔ بیجنگ ،اپنے قرض دینے کے معاہدوں کے ذریعے، معاشی طور پر کمزور ممالک کے لیے قرضوں کے جال کو بتدریج بچھانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کے لیے جانا جاتا ہے جو بالآخر چینی اقتصادی کالونیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

یوٹاہ نے ٹک ٹاک پر مقدمہ دائر کیا

بچوں کو لت اور تباہ کن سوشل میڈیا کی عادات کی طرف راغب کرنے کا الزام

واشنگٹن۔ 13 / اکتوبر۔ ایم این این۔ یوٹاہ گذشتہ روز ایک اور امریکی ریاست بن گئی جس نے ٹک ٹاک کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ اس نے یہ الزام لگایا کہ چینی بچوں کو لت اور غیر صحت بخش سوشل میڈیا کی عادات میں مبتلا کر رہی ہے۔ ٹک ٹاک بچوں کو سوشل میڈیا کے گھنٹوں کے استعمال پر آمادہ کرتا ہے، ایپ کی حفاظت کو غلط انداز میں پیش کرتا ہے اور دھوکہ دہی سے خود کو اپنی چینی پیرنٹ کمپنی، بائٹ ڈانس، یوٹاہ کے دعوے سے آزاد کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جب تک یہ کمپنیاں ہمارے بچوں کی حفاظت کے لیے خاطر خواہ، بامعنی کارروائی کرنے میں ناکام رہتی ہیں، ہم ساتھ نہیں رہیں گے۔ ریپبلکن گورنر اسپینسر کاکس نے ایک نیوز کانفرنس میں مقدمہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا، جو سالٹ لیک سٹی میں ریاستی عدالت میں دائر کیا گیا تھا، ہم سوشل میڈیا کمپنیوں کو کسی بھی طرح سے جوابدہ ٹھہرانے میں غالب رہیں گے، ۔آرکنساس اور انڈیانا نے اسی طرح کے مقدمے دائر کیے ہیں جب کہ امریکی سپریم کورٹ یہ فیصلہ کرنے کی تیاری کر رہی ہے کہ آیا فیس بک، ایکس اور ٹک ٹاک جیسے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو ریگولیٹ کرنے کی ریاستی کوششیں آئین کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ یوٹاہ کے مقدمے میں صحت عامہ کے خدشات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ جو بچے سوشل میڈیا پر دن میں تین گھنٹے سے زیادہ وقت گزارتے ہیں ان کی ذہنی صحت کی خرابی کا خطرہ دوگنا ہوتا ہے، جس میں بے چینی اور ڈپریشن شامل ہیں۔ یوٹاہ کے اٹارنی جنرل شان ریئس نے نیوز کانفرنس میں کہا کہ ٹک ٹاک الگورتھم کی خصوصیات کو ڈیزائن اور استعمال کرتا ہے جو بچوں کو لامتناہی، انتہائی تیارشدہ مواد فراہم کرتا ہے جس سے ہمارے بچے الگ ہونے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ ٹک ٹاک نے ان خصوصیات کو ایک ظالمانہ سلاٹ مشین کی نقل کرنے کے لیے ڈیزائن کیا ہے جو بچوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور انہیں جانے نہیں دیتی۔ ریئس نے کہا کہ مقدمہ ٹک ٹاک کو اپنے "تباہ کن رویے" کو تبدیل کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کرتا ہے جبکہ تعلیم کی کوششوں کو فنڈ دینے کے لیے جرمانے عائد کرتا ہے اور بصورت دیگر یوٹاہ کے بچوں کو پہنچنے والے نقصان کا ازالہ کرتا ہے۔ ٹک ٹاک کے ترجمان الیکس ہورک نے ای میل کیے گئے بیان میں کہا کہ ٹک ٹاک میں نوجوانوں کے لیے صنعت کے اہم تحفظات ہیں، جن میں 18 سال سے کم عمر کے صارفین کے لیے 60 منٹ کی خودکار وقت کی حد اور نوعمر اکاؤنٹس کے لیے والدین کے کنٹرول شامل ہیں۔

پاکستان میں بجلی کمپنیوں کے ملازمین نے ' یوم مطالبہ ' منایا

لاہور۔ 13 / اکتوبر۔ ایم این این۔ آل پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین کے زیر اہتمام بدھ کو ملک بھر میں بجلی کے ملازمین نے '' یوم مطالبہ '' منایا۔ بختیار لیبر ہال میں ہونے والے اجلاس میں مزدوروں نے وزیراعظم اور وفاقی وزیر توانائی سے مطالبہ کیا کہ پاور کمپنیوں کی مجوزہ نجکاری کے بجائے ان کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

سوئٹزرلینڈ میں جلاوطن تبتی خاندانوں نے چینی جبر کے خلاف یکجہتی مہم شروع کی

جنیوا۔ 13 / اکتوبر۔ ایم این این۔ جلاوطن تبتی خاندانوں کے ایک گروپ نے سوئٹزرلینڈ میں ان تبتیوں کی حمایت میں یکجہتی مہم شروع کی ہے جو چینی حکومت کے تحت سیاسی جبر، ثقافتی الحاق اور ماحولیاتی تباہی سے گزر رہے ہیں۔ یہ احتجاج جنیوا میں اقوام متحدہ کے دفتر کے باہر جاری اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 54ویں اجلاس کے دوران کیا گیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ چینی حکومت تبتی ثقافت کو "ختم" کرنا چاہتی ہے اور ریاستی سرپرستی میں کان کنی الپائن ماحولیاتی نظام کے "تباہ کن ماحولیاتی انحطاط" کا باعث بن رہی ہے۔ "ان لوگوں کے اعزاز میں جنہوں نے غیر متشدد سول نافرمانی کی ایک حتمی شکل کے طور پر خودسوزی کا ارتکاب کیا ہے، ان 1.2 ملین تبتیوں کی یاد میں جو چینی حکمرانی کے تحت ہلاک ہوئے اور تبت کے اندر رہنے والے تبتی لوگوں کو سیاسی جبر، ثقافتی انضمام سے گزرنا پڑا۔ تبتی خاندانوں نے ایک بیان میں کہا، سماجی امتیاز، معاشی پسماندگی اور ماحولیاتی تباہی چینی حکومت کی طرف سے مسلط کی گئی ہے، ہم، سوئٹزرلینڈ سے جلاوطن تبتی خاندانوں کے ایک اجتماع نے، ان کی جانب سے ایک مہم شروع کی ہے۔ یہ مہم 10 دسمبر 2012 کو انسانی حقوق کے دن پر شروع ہوئی تھی۔ اس کے تحت مظاہرین ہر ماہ جنیوا میں اقوام متحدہ کے دفتر کے سامنے تبتی لوگوں کی حالت زار کے لیے کارروائی اور انصاف کا مطالبہ کرنے کے لیے مہم چلاتے رہے۔ "آمرانہ حکومتوں کے تشدد اور جھوٹ کو مزید قبول نہیں کیا جانا چاہیے۔ خیر سگالی کے بھیس میں تبتی لوگوں کو ان کے تمام بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں اور تبت میں رہنے والے مسلسل جبر کا شکار ہیں۔ ملک میں، انہیں ان کے مذہب اور ثقافتی آزادیوں سے محروم کر دیا گیا ہے۔ چار سے اٹھارہ سال کی عمر کے تقریباً دس لاکھ تبتیوں کو نوآبادیاتی بورڈنگ اسکولوں میں رہنے پر مجبور کیا جا رہا ہے جو ان کے گھروں، خاندانوں، اپنی زبان اور اپنے طرز زندگی سے کٹے ہوئے ہیں۔ اس میں مزید کہا گیا" ،اسی وقت، تبتی زبان کے اسکولوں کو بند اور منہدم کیا جا رہا ہے۔ اس سے تبتی لوگوں کی قومی شناخت ختم ہو رہی ہے۔ پی آر سی کا منصوبہ تبتی شناخت اور ثقافت کو ختم کرنا ہے۔ تبت کے نازک الپائن ماحولیاتی نظام کی تباہ کن ماحولیاتی انحطاط کا باعث بنی ہے جوکہ تبت کی زمین اور عوام دونوں کی تباہی کی علامتی پیش خیمہ ہے۔ براہ کرم تبت کو بچائیں اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔ جلاوطن خاندانوں نے تبت کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر نظر ثانی کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے، تبت میں آزادی اور امن کی بحالی اور تمام تبتی سیاسیوں کی غیر مشروط رہائی کے لیے چینی حکومت پر دباؤ ڈالنے کی اپیل کی۔ تبت کے بارے میں اقوام متحدہ کی، 1959، 1961 اور 1965 میں منظور کردہ قراردادوں کا جائزہ لیں اور ان پر عمل درآمد کریں۔ تقدس مآب دلائی لامہ کی تبت میں واپسی کو آسان بنائیں۔ تبت میں آزادی اور امن بحال کریں۔ تبت میں وسیع پیمانے پر ماحولیاتی تباہی کو روکیں، جس کے نتیجے میں جنگلات کی کٹائی، حد سے زیادہ چرائی، غیر منقولہ کنٹرول کو روکا جائے۔ انہوں نے چینی حکومت پر تمام تبتی سیاسی قیدیوں کی غیر مشروط رہائی کے لیے دباؤ ڈالنے پر بھی زور دیا، جن میں گیارہویں پنچن لاما، گینڈن چوکی نیاما، جنہیں چھ سال کی عمر میں اغوا کیا گیا تھا۔ بیان میں لکھا گیا ہے کہ "چینی حکام پر زور دیں کہ وہ تبتی مذہب اور ثقافتی آزادیوں کو دبانے سے متعلق حالات کی تحقیقات کریں۔ اس میں مزید کہا گیا کہ "تبت میں خودسوزی کے مظاہروں کے بعد زمینی حقائق کی چھان بین کے لیے اقوام متحدہ کے حقائق تلاش کرنے والے ایک آزاد مشن کو قائم کریں اور اس کی قیادت کریں۔ تقدس مآب دلائی لامہ کے نمائندے، چین سے مطالبہ کریں کہ وہ اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو برقرار رکھے اور جنوبی منگولیا اور ایغور آبادیوں سمیت اپنے تمام لوگوں کے حقوق کا احترام کرے۔

پاکستان میں پنشن رولز میں تبدیلی کے خلاف احتجاج جاری

ٹیکسلا۔ 13 / اکتوبر۔ ایم این این۔ ضلع اٹک کے تمام سکولوں کے دروازوں نے بند ہوکر طلباء کا استقبال کیا کیونکہ تدریسی عملے نے پنشن میں ترامیم اور چھٹیوں کے انکیشمنٹ رولز کے خلاف بدھ کو مسلسل دوسرے روز بھی ہڑتال جاری رکھی۔ ہڑتال کی کال آل گورنمنٹ ایمپلائز گرینڈ الائنس نے اپنے مطالبات کے لیے دباؤ ڈالنے کے لیے دی تھی۔ اپنے متعلقہ تعلیمی اداروں اور محکمہ تعلیم کے دفاتر کے دروازوں کی تالہ بندی کرتے ہوئے محکمہ تعلیم پنجاب کے احتجاجی اساتذہ اور عملہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کے چیف ایگزیکٹو کے دفتر کے باہر جمع ہو گئے اور دھرنا دیتے ہوئے پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔ انہوں نے صوبائی حکومت کے خلاف نعرے بازی بھی کی اور اپنے ساتھ امتیازی سلوک بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایک احتجاج کرنے والی ٹیچر ثمینہ بی بی نے کہا، ''ہم، تدریسی عملہ، مطالبہ کرتے ہیں کہ پنجاب حکومت اپنے ملازمین کے ساتھ منصفانہ اور مساوی سلوک کرے اور ان کی تنخواہوں اور مراعات میں وفاقی حکومت اور دیگر صوبوں کے مطابق اضافہ کرے۔ ایک اور ٹیچر، شاہدہ پروین، نے چھٹی کے انکیشمنٹ اصول کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ یہ ریٹائرمنٹ کے قریب افراد کو مالی فوائد فراہم کرتا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر پنجاب حکومت اس اصول کو ختم کر دیتی ہے تو اس سے نہ صرف اساتذہ کی حوصلہ شکنی ہوگی بلکہ ان میں پریشانی بھی ہوگی۔ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن اٹک چیپٹر کے صدر ملک زاہد محمود نے چیف ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کے دفتر کے باہر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں صوبائی ملازمین ہفتے میں صرف ایک بار منگل کو دھرنا دیتے تھے لیکن حکومت کی جانب سے ان کے مطالبات پر کوئی توجہ نہ دینے پر اب انہوں نے اپنے مطالبات کی منظوری تک غیر معینہ مدت کے لیے روزانہ کی بنیاد پر ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بھارت نے چین کی موبائل ساز کمپنی ''ویوو'' پر ویزا کی خلاف ورزیوں کا الزام لگایا

نئی دہلی۔ 13 / اکتوبر۔ ایم این این۔ ہندوستان کی مالیاتی جرائم ایجنسی نے کہا ہے کہ چینی اسمارٹ فون بنانے والی کمپنی ویوو اور اس سے وابستہ ہندوستانی اداروں کے بہت سے ملازمین نے ویزے کے حصول کے دوران اپنی ملازمت کو چھپایا اور کچھ نے جموں وکشمیر کے "حساس" ہمالیائی علاقے کا دورہ کرکے قواعد کی خلاف ورزی کی۔ عدالتی بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب بیجنگ کے ساتھ تجارتی سرگرمیوں پر تناؤ بڑھتا ہے جب نئی دہلی نے آنے والی سرمایہ کاری پر پابندیاں سخت کر دی تھیں اور 2020 میں سرحدی جھڑپوں کے بعد سینکڑوں چینی ایپس پر پابندی لگا دی تھی جس میں 20 ہندوستانی اور چار چینی فوجی ہلاک ہوئے تھے۔ منگل کو عدالت میں دائر کی گئی تفصیل میں جوکہ عوامی نہیں ہے، اس ہفتے ویوو کے ایک ایگزیکٹو، گوانگ وین کوانگ کی گرفتاری کے بعد، 2022 میں بھارت کے دوسرے سب سے بڑے اسمارٹ فون پلیئر کے خلاف منی لانڈرنگ کی تحقیقات میں شروع کی گئی تھی۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے 32 صفحات پر مشتمل فائلنگ میں کہا کہ کم از کم 30 چینی افراد بزنس ویزا پر ہندوستان میں داخل ہوئے اور ویوو کے ملازمین کے طور پر کام کیا، لیکن ان کے درخواست فارم میں "کبھی انکشاف نہیں کیا گیا" کہ فرم ان کا آجر ہے۔ "مختلف چینی شہری ہندوستانی ویزا شرائط کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہوئے جموں وکشمیر اور لداخ کے حساس مقامات سمیت پورے ہندوستان میں سفر کرتے رہے۔ ایجنسی نے فائلنگ میں کہا، ویوو گروپ کمپنیوں کے بہت سے ملازمین نے مناسب ویزا کے بغیر ہندوستان میں کام کیا۔ انہوں نے اپنی ویزا درخواستوں میں اپنے آجر کے بارے میں معلومات چھپائی ہیں اور چین میں ہندوستانی سفارت خانے یا مشن کو دھوکہ دیا ہے۔ تبصرہ کرنے کے لیے پوچھے جانے پر، ویوو، جس کا مارکیٹ شیئر 17% ہے، نے اس ہفتے کے اوائل کے ایک بیان کا اعادہ کیا جس میں کہا گیا تھا کہ ایگزیکٹو کی گرفتاری "ہمیں گہری تشویش ہے ،" جبکہ مزید کہا کہ یہ "قانونی تعمیل کے لیے وقف" ہے۔ چین کی وزارت خارجہ، جس نے اس ہفتے کہا تھا کہ وہ اس معاملے کی قریب سے پیروی کر رہی ہے، نے رائٹرز کی جانب سے تبصرہ کرنے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ بیجنگ میں ہندوستانی سفارت خانے اور نئی دہلی میں وزارت خارجہ نے بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اپنے کئی دہائیوں پرانے سرحدی تنازعہ میں، ہندوستان اور چین دونوں مغربی ہمالیہ میں ایک دوسرے کے زیر کنٹرول زمین کے بڑے حصے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہندوستان غیر ملکیوں کو لداخ کے علاقوں اور جموں وکشمیر کے کچھ حصوں میں داخل ہونے یا رہنے سے روکتا ہے جسے اس نے "محفوظ" کے طور پر نامزد کیا ہے، جب تک کہ ان کے پاس حکام سے اجازت نامہ نہ ہو - ایک دستاویز جو ویزا سے الگ ہے۔

اکولہ مہانگر پالیکا اردو پرائمری اسکول نمبر 5 میں جلسہ سیرت النبی کا انعقاد

اکولہ: (ذاکر نعمانی) اکولہ مہانگر پالیکا اردو پرائمری اسکول نمبر 5 کی جانب سے مہر النساء فنکشن ہال میں جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت اسکول کے صدر مدرس ساجد اختر انصاری نے کی جبکہ مہمان خصوصی ساجد خان پٹھان، محمد عرفان، معین خان فہیم الدین اور سید سمیر رہے۔ عرفان انجم نے تمہیدی کلمات بیان کیے جس کے بعد تقریباً 90 طلباء نے عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) … (نعت) پیش کیے نیز اپنی ننھی ننھی زبانوں سے … حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر سامعین سے خوب تحسین حاصل کی۔ … عرفان انجم، ارشاد فاطمہ، اسماء عبدالصمد، محمد اسماعیل اور شاعر نعیم فراز نے جلسہ سیرت النبی کو کامیاب بنانے کے لیے انتھک محنت کی۔

سائبر دھمکی کی وبا نے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ نوجوان خطرے میں

اسلام آباد۔ 13 / اکتوبر۔ ایم این این۔ آج کی شہرت سے چلنے والی دنیا میں، جہاں کسی کی قدر کا اندازہ اکثر ان کے سوشل میڈیا فالوورز سے کیا جاتا ہے، پاکستان 72 ملین سے زیادہ انٹرنیٹ صارفین کے ساتھ ایک نمایاں کھلاڑی کے طور پر ابھرا ہے۔ تاہم، مفت سوشل میڈیا پلیٹ فارمز تک اس بڑھتی ہوئی رسائی نے ای-سیکیورٹی کے حوالے سے اہم خدشات کو جنم دیا ہے۔ پاکستان ایشیا کی پانچویں بڑی موبائل فون مارکیٹ کے طور پر درجہ بندی کرتا ہے۔ انٹرنیٹ ریگولیشن پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی اور وفاقی تحقیقاتی ایجنسی کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ ان حکام کا ڈیٹا رازداری کی خلاف ورزیوں اور اختلاف رائے سے لے کر سیاسی دشمنیوں، غلط معلومات اور مذہبی اور صنفی اقلیتوں کو نشانہ بنانے تک ہمارے معاشرے کے اندر خطرناک مسائل کو اجاگر کرتا ہے۔ اقوام متحدہ کے براڈ بینڈ کمیشن برائے ڈیجیٹل ڈیولپمنٹ ورکنگ گروپ برائے براڈ بینڈ اینڈ جینڈر نے خواتین کے خلاف سائبر تشدد کی تشریح کی ہے، جس میں نفرت انگیز تقریر، گستاخانہ مواد کی اشاعت، ہیکنگ، نجی مواصلات میں مداخلت، شناخت کی چوری، آن لائن تعاقب (مجرمانہ طور پر ہراساں کرنا) اور دھمکیاں دینا شامل ہیں۔ خواتین کے خلاف تشدد کے خاتمے کے لیے اقوام متحدہ کے بین الاقوامی دن کو تسلیم کرنا بہت ضروری ہے، جو کمزور گروہوں، خاص طور پر خواتین کے خلاف آن لائن دھمکیوں، دھمکیوں، رازداری کی خلاف ورزیوں اور شناخت کی چوری کو تسلیم کرتا ہے۔ 2020 میں، ایف آئی اے کے سائبر کرائم ونگ کو 85,000 سے زیادہ شکایات موصول ہوئیں، جن میں بنیادی طور پر مالی فراڈ، جعلی پروفائلز، شناخت کی چوری، ہتک عزت، نفرت انگیز تقریر، سائبر ہراساں کرنے کی دھمکیاں، اور سائبر بلیک میل سے متعلق تھا۔ ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن کے مطابق، وہ اپنی سائبر ہراساں کرنے والی ہیلپ لائن پر ماہانہ 146 سے زیادہ کالز کی اطلاع دیتے ہیں، جن میں سے 57% شکایات خواتین اور 30% مردوں سے آتی ہیں۔ رپورٹ ہونے والے کیسز میں سے 57 فیصد پنجاب میں ہے، اس کے بعد سندھ میں 15 فیصد ہے۔ ڈی آر ایف کی رپورٹ کا سب سے اہم پہلو 21 اور 25 کے درمیان عمر کا گروپ ہے، جس میں زیادہ تر متاثرین … اقتصادی حیثیت والے افراد زیادہ حساس ہیں۔ سائبر دھونس کی کوئی حد نہیں ہے اور یہ تمام عمر گروپوں اور پس منظر کے افراد کو متاثر کرتی ہے۔ سیاست دان، مشہور شخصیات اور انٹرنیٹ شخصیات سمیت اہم شخصیات بھی اس کے مضر اثرات سے محفوظ نہیں رہی ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ نگران وزیر اعظم بھی آن لائن ٹرولز کا نشانہ بنے، پاکستانیوں کی بڑھتی ہوئی ہجرت سائبر دنیا میں ایک متنازعہ موضوع بن گئی۔ ایک المناک کیس میں معروف اینکر، سیاست دان اور میڈیا کی شخصیت ڈاکٹر عامر لیاقت شامل ہیں جنہوں نے واضح ویڈیوز کے لیک ہونے کے بعد اپنی جان لے لی۔ ای-سیکیورٹی کی خلاف ورزیوں نے پاکستان میں جانیں لے لی ہیں، غلط معلومات اس مسئلے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ایک محفوظ انٹرنیٹ سوسائٹی کے قیام کے لیے والدین کی رہنمائی، اساتذہ کی شمولیت، اور قانون کا نفاذ ضروری ہے۔ نوجوانوں کی آن لائن سرگرمیوں کی نگرانی سائبر کرائمز کو کم کرنے اور انہیں آن لائن بدسلوکی کرنے والوں، شناخت کی چوری، سائبر دھمکیوں، تعاقب، مالی فراڈ وغیرہ سے بچانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ 2016 ہتک عزت کا ازالہ کرتا ہے، عوام کے کسی بھی رکن کو …

اسرائیل پر حماس کے حملہ بارے چین کا کمزور ردعمل، کیا کچھ ہولناک ہے؟

بیجنگ۔ 13 / اکتوبر۔ ایم این این۔ جہاں اسرائیل نے حماس کی زیرقیادت حملے کو امریکہ پر 11 ستمبر 2001 کے حملوں سے تشبیہ دی ہے، وہیں مغربی ایشیائی ملک نے صورتحال کے حوالے سے چین کے رویے پر اپنی مایوسی کا اظہار کیا ہے جب کہ تل ابیب کو بیجنگ سے حماس کی "سخت مذمت" کی توقع تھی۔ مؤخر الذکر نے توازن عمل کرنے کا انتخاب کیا ہے۔ "ہم متعلقہ فریقوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ پرسکون رہیں، تحمل کا مظاہرہ کریں اور شہریوں کی حفاظت اور حالات کو مزید بگڑنے سے بچنے کے لیے فوری طور پر دشمنی ختم کریں۔ تنازعات کا اعادہ ایک بار پھر ظاہر کرتا ہے کہ امن عمل کا طویل تعطل آگے نہیں بڑھ سکتا۔ چین کی وزارت خارجہ نے 8 اکتوبر کو ایک بیان میں کہا کہ تنازعات سے نکلنے کا بنیادی راستہ دو ریاستی حل کو نافذ کرنے اور ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام میں مضمر ہے۔ چین کی وزارت خارجہ کے بیان سے ناراض، بیجنگ میں اسرائیلی سفارت خانے کے ایک سینیئر اہلکار یووال واکس کا حوالہ دیتے ہوئے رائٹرز نے کہا کہ "جب لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہو، سڑکوں پر ذبح کیا جا رہا ہو، یہ وقت نہیں ہے کہ دو ریاستی حل عمل میں آئے۔ سی این این کے مطابق، صرف نیچر پارٹی میں، 260 اسرائیلی شہریوں کو حماس کے ہاتھوں اس وقت ہلاک کیا گیا جب وہ غزہ کے قریب صحرائی علاقے کبوتز ریئم میں یہودیوں کا سوکوٹ کا تہوار منا رہے تھے۔ اسرائیل پر تقریباً 2,200 راکٹ فائر کرنے کے علاوہ، اسرائیل ڈیفنس فورسز کے مطابق، حماس کے عسکریت پسند 7 اکتوبر کو صبح سویرے 22 اسرائیلی قصبوں میں زمینی، سمندری اور فضائی راستے سے داخل ہوئے، جن میں سے کچھ نے پیرا گلائیڈرز کا استعمال کیا۔ اسرائیل نے اس حملے کو حماس کی نسل میں اس پر ایک "بے مثال" حملہ قرار دیا، جسے اسرائیل اور امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور یورپی یونین سمیت بیشتر مغربی ممالک نے دہشت گرد تنظیم کے طور پر نامزد کیا ہے، پہلی بار اس کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں۔ وہ سرحد جو غزہ کو مغربی ایشیائی ملک سے الگ کرتی ہے۔ یہ 1973 میں مصر اور شام کی طرف سے اسرائیل پر اچانک حملے کی 50ویں سالگرہ کے ایک دن بعد آیا ہے۔ 6 اکتوبر سے 25 اکتوبر 1973 تک تقریباً تین ہفتوں تک جاری رہنے والی، اسے یوم کپور جنگ بھی کہا جاتا ہے، جوکہ 1973 میں ہوئی تھی۔ یہودیت میں سال کا مقدس ترین دن۔ متحدہ عرب امارات اور مراکش جیسی اسلامی ممالک نے اسرائیلی شہریوں پر حماس کے حملوں کی مذمت کی ہے۔ ابوظہبی نے اسرائیل پر اچانک حملوں کو "سنگین اور سنگین اضافہ" قرار دیا اور کہا کہ اسرائیلی شہریوں کو ان کے گھروں سے یرغمال بنائے جانے کی خبروں سے "حیرت" ہوئی ہے۔ مراکش نے غزہ کی پٹی میں حالات کی خرابی اور فوجی کارروائی کے پھوٹ پڑنے پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ "وہ جہاں کہیں بھی ہوں شہریوں کے خلاف حملوں کی مذمت کرتا ہے۔" لیکن ژی جن پنگ کی قیادت میں چین کی کمیونسٹ حکومت نے حماس کی طرف سے وحشیانہ حملے کے بعد اسرائیل کے بارے میں اپنے بیان میں سفارتی جملے کے پیچھے چھپنے کو ترجیح دی۔

اکشے کمار کا 'مشن رانی گنج' آسکر میں کرے گی ملک کا نام روشن

ممبئی ،13 اکتوبر (ایم ملک) پوجا انٹرٹینمنٹ کا 'مشن رانی گنج'، 'نیشنل سینما ڈے' پر شائقین کی پہلی پسند بن گیا …

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس
صرافہ بازار ، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس
Mob: 9860871766

انتباہ: قارئین اخبار ہذا کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی اشتہار پر عمل کرنے سے قبل مکمل طور پر موزوں مناسب تحقیقات کریں۔ اخبار ہذا اشتہارات کی تفصیلات کے تعلق سے مشتہرین کی جانب سے پیش کردہ ادعاجات اور بیانات کی تصدیق و توثیق نہیں کرتا ہے۔ (ادارہ)

परभणी जिल्हा बातमी पत्र

پربھنی ضلع کا خبرنامہ

ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے ''آفات کے خطرے سے بچاؤ'' کا عہد دلایا

پربھنی:13/اکتوبر:(ورقِ تازہ نیوز) ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے صدر اور کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے جمعہ کی صبح کلکٹر آفس میں ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن ڈے کے موقع پر ضلع

انتظامیہ کے افسران اور ملازمین کو حلف دلایا۔ڈیزاسٹر مینجمنٹ آفیسر پون کھنڈ کے کے علاوہ افسران وعملہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔ جیسا کہ اقوام متحدہ نے اعلان کیا ہے، حکومت نے ہر سال 13 اکتوبر کو ریاستی اور ضلعی سطح پر 'ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن ڈے' کے طور پر منانے کی منظوری دی ہے۔اس لیے اس سال سے اس دن کو 'ڈیزاسٹر ہیزرڈ پریوینشن ڈے' کے طور پر منایا گیا۔حکومت کی مختلف آفات سے نمٹنے کی سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لے کر اپنے، خاندان، برادری اور عوامی املاک کو آفات سے بچانے کے بارے میں علم حاصل کر کے کمیونٹی پر مبنی آفات کے خطرے کو کم کرنے کی سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لینے کا عہد کرنا اس کا مقصد ہوتا ہے۔اس کے علاوہ، خاندان اور معاشرے میں عوامی بیداری پیدا کر کے آفات سے نمٹنے کے لیے تیاریاں کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہوئے، اور ریاست اور ضلع کے آفات زدہ علاقوں میں جانوں، مالیات اور ماحول کو نقصان نہ پہنچنے دینے کا عزم کرتے ہوئے کلکٹر شری گاوڑے نے سبھی کو حلف دلوایا۔نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، نئی دہلی نے اس سال شہریوں کے لیے آفات سے نمٹنے کے لیے پرعزم رہنے کے لیے ایک عہد تیار کیا ہے،اور یہ عہد تمام سرکاری دفاتر میں منعقد کیا گیا تھا۔(News No 566)

کتابیں لوگوں کی رہنمائی کرتی ہیں: راجندر گہل

ڈسٹرکٹ لائبریری آفیسر کے دفتر میں یوم مطالعہ کا انعقاد

پربھنی:13/اکتوبر:(ورقِ تازہ نیوز) انسانی زندگی میں صحیفوں کو گرو کا مقام حاصل ہے۔ کتابیں ہماری زندگی میں چراغ کی طرح کام کرتی ہیں۔ وہ ہمیں صحیح سمت دکھاتی ہیں۔اس لیے ہر کسی کو اپنا مطالعہ بڑھانا چاہیے۔ان خیالات کا اظہار معروف ادیب راجندر گہل نے

کیا۔سابق صدر ڈاکٹر۔اے۔پی۔جے۔عبدالکلام کا یوم پیدائش (15 تاریخ) 2015 سے 'یوم مطالعہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔اس دن کا اہتمام آج ڈسٹرکٹ لائبریری آفیسر کے دفتر میں کیا گیا۔''یوم مطالعہ'' کے موقع پر مختلف پروگرام جیسے لیکچرز، کہانی سنانے اور کتابوں کی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔اس پروگرام کے لیکچرر اور افتتاحی کے طور پر ادبی راجندر گہل اور پروفیسر راہول نتنوارے مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔راجیندر گہل نے مراٹھی زبان کو کیسے فروغ دیا جائے اور پڑھنے کے کلچر کو کیسے بہتر بنایا جائے اس پر اپنے خیالات پیش کئے۔ پڑھنے کے شوقین، مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کرنے والے طلباء اور اسکول کے طلباء نے اس سے فائدہ اٹھایا۔انھوں نے طلباء، نئی نسل اور عوام الناس کو پڑھنے کی اہمیت سے بھی آگاہ کیا۔ پروگرام میں شرکت کرنے والے طلبا اور قارئین کی بڑی تعداد نے کتابوں کی نمائش میں کتابیں پڑھ کر خوب لطف اٹھایا۔اس موقع پر، 15 اکتوبر سے 15 نومبر 2023 تک ایک خصوصی ریڈر ممبر شپ رجسٹریشن مہم شروع کی گئی ہے۔ضلع لائبریری افسر نے پربھنی ضلع کے تمام کتاب سے محبت کرنے والے قارئین سے بڑے پیمانے پر ممبر بننے کی اپیل کی۔ پروگرام کی نظامت لائبریری انسپکٹر بالا صاحب دیوانے نے کی اور شکریہ کے کلمات سچن گائیکواڑ نے ادا، کیے۔اس موقع پر کوڈیبا گادیواڑ، روپیش مور، لائبریری افسران، قارئین اور طلباء نمایاں طور پر موجود تھے۔انھوں نے ممبر شپ کے اندراج کے لیے ڈسٹرکٹ لائبریری آفیسر آفس، کلیان نگر، بسمت روڈ، پربھنی (8888754753) سے رابطہ کرنے کی اپیل کی ہے۔(News No 567)

دفلسطین کے مسلمان مظلوم اور قابل رحم، مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی

دیوبند: دارالعلوم دیوبند کے مہتمم وشیخ الحدیث مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی نے اپنے ایک خطاب میں فلسطین کے مسلمانوں کو مظلوم، بے بس اور قابل رحم، جبکہ اسرائیل اور اس کی سرپرست مغربی طاقتوں کو ظالم و جابر اور دشمن اسلام قرار دیا، نیز مسجد اقصی کی عظمت واہمیت پر روشنی ڈالی۔مولانا ابوالقاسم نعمانی نے کہا کہ فلسطین، مسجد اقصی اور سرزمین قدس کے ساتھ مسلمانوں کا جو ایمانی وجذباتی تعلق ہے وہ ایسا نہیں ہے کہ اس کو فراموش کر دیا جائے۔ مسجد اقصی کے سلسلہ میں قرآن پاک میں اللہ تعالی نے مستقل آیتیں نازل فرمائی ہیں، مثلاً (ترجمہ) پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔مولانا نعمانی نے کہا کہ اس آیت میں مسجد اقصی کا ذکر ہے نیز مسجد اقصی کے ماحول اور ارد گرد کی زمین کے مبارک ہونے کا تذکرہ بھی ہے۔ آیت کا اصل مقصد تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سفر اسراء اور سفر معراج کو بیان فرمانا ہے، لیکن اسی کے ضمن میں اگلی آیات کے اندر یہودیوں اور بنی اسرائیل کے عروج وزوال کی داستانیں بھی بیان کی گئیں ہیں۔

جمعیۃ علماء کے زیراہتمام ناندیڑ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ واصلاح معاشرہ

موت کو ہر وقت یاد رکھ کر اپنے اعمال کو درست کریں

ناندیڑ: 13/ اکتوبر (پریس ریلیز) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی پر نبی کے پانچ حقوق ہیں، نبی پر ایمان لانا، نبی سے محبت کرنا، نبی کی اطاعت کرنا، نبی کا اکرام کرنا، نبی پر کثرت سے درود بھیجنا۔ ان زریں خیالات کا اظہار ملک کی عظیم دینی درسگاہ دار العلوم دیو بند کے مبلغ حضرت مولانا محمد عرفان قاسمی نے کل گذشتہ جمعیۃ علماء کے زیراہتمام مسجد صالحین حضرت پیر برہان نگر ناندیڑ میں منعقدہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصلاح معاشرہ سے تفصیلی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا موصوف نے حضور اکرم ﷺ کی تعظیم وتکریم پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی ﷺ کا اکرام ہر مسلمان پر فرض ہے، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصلاح معاشرہ مہم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر خوشی اور غم کے موقع پر نبی ﷺ کے اسوہ پر آپ کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کیا جائے۔اس موقع پر قاری شمس الحق صاحب قریشی (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ لوگو! ظاہری اور باطنی سارے گناہ چھوڑ دو، موت ایک حقیقت ہے اور ہر ایک کو اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا، اس لئے موت کو ہر وقت یاد رکھ کر اپنے اعمال کو درست کریں اور ظاہری و باطنی تمام گناہ کو چھوڑنے کی کوشش کریں۔ مفتی عبدالرحمٰن صاحب نائیگاوی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے خطاب میں فرمایا کہ اجلاس کے دو عنوان ہیں ایک سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا اصلاح معاشرہ ان دونوں عناوین پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ زندگی کا کوئی موڑ یا مرحلہ ایسا نہیں ہے جس کے لیے حضور نے ہماری رہبری نہ کی ہو، لہذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ آپ ﷺ سے محبت کے اظہار کے بجائے عملی طور پر محبت کا ثبوت پیش کریں۔ یہ اجلاس مسجد صالحین حضرت پیر برہان نگر ناندیڑ میں مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی میں منعقد کیا گیا، جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، مولانا محمد عثمان فیصل قاسمی صاحب نے ابتدائی کلمات میں فرمایا کہ ناندیڑ شہر کے نئی آبادی میں پہلی دفعہ یہ اجلاس لیا جا رہا ہے، اس کے لیے یہاں کے نوجوانوں نے بڑی خدمات انجام دی ہیں اللہ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ مفتی ایوب صاحب قاسمی نے اجلاس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ سیرت النبی ہی اصلاح معاشرہ کے لیے مفید ہے، ہم حضور ﷺ کے طریقے کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے اصلاح معاشرہ نہیں کر سکتے، لہذا حضور کی سیرت کو معلوم کرنا اور پڑھنا ہر مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔اجلاس کی نظامت مولانا اظہر صاحب اشاعتی نے فرمائی، اجلاس میں ضلع بھر کے جمعیۃ علماء ذمہ داران اراکین سمیت خاص طور پر قاری اسعد صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) ضلع جنرل سکریٹری عبدالرحیم بھائی و دیگر موجود تھے۔علاوہ ازیں بڑی تعداد میں علماء کرام ائمہ مساجد اور شرکاء اجلاس شریک تھے۔ ضلع صدر مولانا عثمان فیصل صاحب نے اس موقع پر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ کے تمام مہمانوں اور شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کیا، اخیر میں حضرت مولانا عرفان قاسمی صاحب کی دعا پر جلسہ کا اختتام عمل میں آیا۔

افسران اور ملازمین کے لیے 16 اکتوبر کو کلکٹریٹ میں تربیت

ناندیڑ:13/اکتوبر:(ورقِ تازہ نیوز) حکومت نے پورٹل پر خریداری اور رجسٹریشن کے لیے گورنمنٹ ای مارکیٹ پلیس (GEM) پورٹل کے استعمال کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ پورٹل کے مکمل استعمال کے لیے تربیت فراہم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اسی مناسبت سے ضلع حکومت کے محکمہ میں پروکیورمنٹ پالیسی سے متعلق افسران اور ملازمین کے لیے 16 اکتوبر کو کلکٹر آفس کے نیوجن بھون میں صبح 11 بجے سے دوپہر 2 بجے تک ایک ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تاہم ڈسٹرکٹ انڈسٹریز سنٹر کے جنرل منیجر امول انگلے نے اپیل کی ہے کہ ضلعی سرکاری، نیم سرکاری محکمے اور ان کے ماتحت دفاتر، صنعتی انجمنیں، صنعتی گروپس، پروڈیوسرز، سپلائرز اس ٹریننگ میں شرکت کریں۔حکومت نے گورنمنٹ ای مارکیٹ پلیس (جی ای ایم) پورٹل تیار کیا ہے تاکہ تمام سرکاری محکموں، سرکاری انڈرٹیکنگس/کارپوریشنز اور اس کے تحت تمام دفاتر سے سامان اور خدمات کی خریداری انسانی مداخلت کے بغیر اور آن لائن خریداری کے عمل کو انجام دے سکے۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریز سنٹر کے جنرل منیجر امول انگلے نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے مطلع کیا ہے کہ سرکاری، نیم سرکاری اور خود مختار اداروں کے لیے اس پورٹل کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے اور پورٹل کے ذریعے اشیاء وخدمات کی خریداری کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

سچکھنڈ گوردوارہ بورڈ کی طرف سے ڈاکٹر شنکراؤ چوہان گورنمنٹ میڈیکل کالج اور ہسپتال کو مفت ادویات فراہمی

ناندیڑ:13/اکتوبر:(ورقِ تازہ نیوز) سچکھنڈ گروودارا بورڈ نے 12/اکتوبر کو ڈاکٹر شنکراؤ چوہان گورنمنٹ میڈیکل کالج اور اسپتال کے آؤٹ پیشنٹ اور ان مریضوں کے شعبہ میں داخل مریضوں کے علاج کے لیے ضروری ادویات کی مفت فراہم کی۔اس ہسپتال میں بڑی تعداد میں غریب اور نادار مریض علاج کے لیے داخل ہیں۔ گروودرا بورڈ کی طرف سے انہیں فراہم کی جانے والی ادویات مریضوں کی دیکھ بھال میں مددگار ثابت ہوں گی۔ ڈین ڈاکٹر ایس آر واکوڑے نے کلکٹر ابھیجیت راوت کی پہل پر موصول ہونے والی دوائیوں کی مدد کے لیے کلکٹر ابھیجیت راوت اور سچکھنڈ گروودارا بورڈ کا شکریہ ادا کیا۔کلکٹر ابھیجیت راوت، ڈین ڈاکٹر ایس آر واکوڑے، گروودرابورڈ سپرنٹنڈنٹ ایس تھان سنگھ جی بنگئی، دشمیش اسپتال ڈاکٹر ایس پرم ویر سنگھ، ڈاکٹر ابھیجیت دیوگارے، ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور دیگر عملہ موجود تھا۔

وی۔کے۔سینئر کالج میں بزم اردو ادب کا افتتاح

ناندیڑ:(راست) آج بتاریخ 12 اکتوبر 2023 کو وسنت راؤ کاڑے سینئر کالج، دیگلور ناکہ ناندیڑ، میں ایک عظیم الشان استقبالیہ اور افتتاحیہ پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ پروگرام نومنتخبہ بورڈ آف اسٹڈیز اردو (سوامی رام انند تیرتھ مراٹھواڑا یونیورسٹی، ناندیڑ) (STRMUN- Members, Chairman & Urdu BOS) کے استقبال، ساتھ ہی ادارۂ ہذا کے بزم اردو ادب 2013-24 کے افتتاح کے ضمن میں منعقد کیا گیا۔ یونیورسٹی کے بورڈ اف اسٹڈیز کے کل ارا''12''اراکین کو مدعو کیا گیا تھا جن میں چیئرمین ڈاکٹر مقبول احمد صاحب (ایم۔یو۔کالج اُدگیر) نے صدارتی ذمہ داریاں کو انجام دیا۔ پروگرام کی ابتداء میں کلام پاک کی تلاوت جماعت کی طالبات نور جہاں بیگم (بی-اے-سال سوم) نے کی تو وہیں حمد باری تعالی مقیط الاسلام (بی-کام-سال سوم) نے پڑھی، تو وہیں نعت آمنہ مسکان (بی-اے-سال اول) نے پڑھی۔ پروگرام کے اغراض مقاصد پروفیسر محمد اسماعیل نے پیش کیے۔ساتھ ہی بزم اردو ادب کے "16 اراکین کا استقبال مہمانان کے ذریعے کیا گیا۔جن میں صدر-نور جہان بیگم محمد شاکر اللہ، نائب صدر-سعدیہ کلثوم محمد منتجب الدین، سکریٹری-فرحاناز، سید توفیق، جوئنٹ سکریٹری-ثانیہ بیگم رحیم خان، خازن-افراح تمثیل رحیم خان، منتظیم-ادیبہ کوثر محمد امین الدین۔مشتہر-صبا بیگم محمد فاروق۔ممبران میں شیخ پرویز مشرف شیخ بشیر، عبدالرحمن عبدالکلیم، عمرہ فاطمہ شیخ عبدالقادر، سید ثانیہ سید اکبر، ادیبہ کلثوم شیخ بشیر، مسکان سید عظیم الدین، مہک فردوس سید مختار، ثمرین بیگم عبدالشکیل شامل تھے۔ مہمان خصوصی پروفیسر جناب ڈاکٹر حامد اشرف صاحب (ایم۔یو۔کالج اُدگیر) Member, BOS (STRMUN-Urdu) نے اردو زبان کی اہمیت پر طلباء کی رہنمائی کی۔اور بزم کے اراکین کی حوصلہ افزائی کی۔ تو وہیں پروفیسر ڈاکٹر نور الامین صاحب (شاردا کالج پربھنی) Member, BOS (STRMUN-Urdu) نے طلبہ کو مستقل مزاجی کے ساتھ محنت کر کے مستقبل کو روشن بنانے کی رہنمائی وتلقین کی۔ پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ خان صاحب (Urdu DSM-HOD Parbhani) نے دور حاضر اور اردو زبان کی صورتِ حال پر اظہار خیال کیا۔اس پروگرام کی زینت اضافہ کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر قاضی کلیم الدین صاحب (شاردا کالج پربھنی) Member, BOS (STRMUN-Urdu) نے مترنم انداز میں غزل خوانی کر کے محفل میں فرحت بخش ماحول پیدا کر دیا۔صدارتی خطبہ میں چیئرمین جناب پروفیسر ڈاکٹر مقبول احمد صاحب (STRMUN - Urdu BOS -Chairman) نے طلبہ کو اردو رسائل واخبارات پڑھ کر اردو زبان وادب کی فروغ میں اپنا عملی حصہ درج کرانے کی تلقین کی۔ اظہار تشکر پروفیسر ڈاکٹر فرزانہ بیگم نے ادا کیا۔ تو پروگرام کی نظامت کی ذمہ داریاں سال اول کی طالبات فرحانا زو بریرہ انجم نے بحسن خوبی انجام دی۔ جس کی ستائش پروگرام کے اختتام پا صدرِ جلسہ ودیگر مہمانان نے ان دونوں ناظموں کو گلدستہ دیکر کی۔ اس پروگرام میں پرنسپل ڈاکٹر عثمان غنی پروفیسر محمد اسماعیل، پروفیسر ڈاکٹر سید واجد، پروفیسر پشپا سرساگر، پروفیسر ڈاکٹر اسمتی کونڈیوار، پروفیسر محمد رضوان، پروفیسر شیخ نذیر، پروفیسر نظام الدین، پروفیسر محمد جنید، پروفیسر اشیھنسواڑ، پروفیسر محمد دانش، پروفیسر نوری بیگم، پروفیسر خان سمینہ، پروفیسر صنوبر آفرین، پروفیسر ابتسام شریف، پروفیسر شائستہ فاروقی، پروفیسر جویریہ بیگم، پروفیسر عظمیٰ ترنم اور دیگر تدریسی غیر تدریسی عملے کے علاوہ طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کر کے اس پروگرام کو کامیاب بنایا۔

پانچ ماہ میں 19 ہزار 553 لڑکیاں اور خواتین لاپتہ ہوئیں

ریاست میں امن وامان کے مسئلہ ٹھینگے پر: شرد پوار

ممبئی: ریاست میں لاء اینڈ آرڈر کی حالت ابتر ہوچکی ہے۔ریاست میں امن وامان کی برقراری کے معاملے میں حکومت قطعی سنجیدہ نہیں ہے۔حکومت کی جانب سے محکمہ صحت، شعبہ تعلیم اور پولیس فورس میں ریاستی حکومت کی جانب سے کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کا فیصلہ کیا ہے۔ ریاستی حکومت نے اب تک چار محکموں میں 11 ہزار 203 آسامیوں پر کنٹریکٹ بھرتی کا فیصلہ کیا ہے۔ این سی پی کے قومی صدر شرد پوار نے یہ باتیں ایک پریس کانفرنس میں یہ بات کہی۔ وائی بی چوان مرکز میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے شرد پوار صاحب نے کہا کہ ریاست میں کنٹریکٹ بھرتی کی ہم مخالفت کرتے ہیں۔ کنٹریکٹ بھرتیوں کی بجائے مستقل بھرتیاں کی جائیں۔ کنٹریکٹ پر بھرتیوں کے خلاف طلبہ کی شدید مخالفت کی جارہی ہے۔ کنٹریکٹ بھرتیوں میں کوئی ریزرویشن نہیں ہوگی جو مختلف طبقات کے خلاف ناانصافی ہوگا۔ پولیس میں گیارہ ماہ کے لیے ہوگی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گیارہ ماہ بعد یہ طلبہ کیا کریں گے؟ کچھ سکولوں کو پرائیویٹ کمپنیوں کو گود دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اساتذہ کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کرنے کا فیصلہ تعلیمی معیار کو متاثر کرے گا۔اس فیصلے کی اساتذہ یونینوں نے مخالفت کی ہے۔ شرد پوار نے کہا کہ ریاست میں پانچ مہینوں میں 19 ہزار 553 لڑکیاں اور خواتین لاپتہ ہوئی ہیں۔امن و امان کو اس کی روک تھام کے قابل ہونا چاہئے۔ تاہم پولیس فورس میں کئی اسامیاں خالی ہیں اور اب پہلی بار حکومت نے اس محکمے میں بھی کنٹریکٹ بھرتی کا فیصلہ کیا ہے۔ چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ یہ تقرری صرف 11 ماہ کے لیے ہوگی۔ ان گیارہ ماہ کے بعد بچوں کو کیا کرنا چاہیے؟ حکومت کی جانب سے کنٹریکٹ کی بنیاد پر عارضی تقرری کی جارہی ہے۔ جو لوگ تعینات ہونے جارہے ہیں انہیں محکمہ پولیس کے بارے میں کتنا علم ہے؟ ان کی تربیت کا کیا ہوگا؟ ایسے کئی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ اس سے امن و امان کا نظام بری طرح متاثر ہوسکتا ہے۔ اس لیے بھرتیاں کنٹریکٹ کے بجائے مستقل بنیادوں پر کی جائیں۔ حکومت کو اس کے لیے نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔ شرد پوار نے مزید کہا کہ کنٹریک بھرتی اتنے لمبے عرصے میں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اگر ہوم گارڈ، ڈیفنس فورس کو مزید طاقتور بنایا جائے تو حکومت کو کنٹریکٹ پولیس کی خدمات حاصل کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

حکومت کو اپنا فیصلہ کسی لیڈر کے گھر نہیں بلکہ کابینہ میں لینا چاہیے: اتل لونڈھے

ٹول بوتھوں پر سرکاری کیمروں کے ساتھ ایم این ایس کے کیمرے کیوں؟

ممبئی: ریاست میں ٹول کے معاملے پر ایم این ایس کے احتجاج کرتے ہی ریاستی حکومت کا راج ٹھاکرے کے گھر جانا غیر آئینی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ شندے-فڑنویس-پوار حکومت نے اپنی تمام حدیں پار کر دی ہیں۔ حکومت کا راج ٹھاکرے کے گھر جانے کا مطلب متوازی حکومت چلانے جیسا ہے۔ ریاستی کانگریس کے چیف ترجمان اتل لونڈھے نے اس معاملے پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اگر اپوزیشن پارٹی کوئی عوامی مسئلہ حکومت کے سامنے رکھتی ہے تو حکومت کو اس پر کابینہ میں فیصلہ لینا چاہئے، نہ کہ کسی کے گھر وزیروں اور افسروں کو بھیج کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے اتل لونڈھے نے مزید کہا کہ چونکہ ریاست میں ای ڈی اے حکومت عوام کا اعتماد کھو چکی ہے، اس لیے شندے حکومت کے وزیر دادا بھوسے نے راج ٹھاکرے کے گھر جا کر پریس کانفرنس کی اور پیغام دیا کہ کوئی بھی آکر ہمارے ساتھ متوازی حکومت چلا سکتا ہے۔ بھوسے نے اپنے بیان سے خود اعتراف کر لیا ہے کہ حکومت نے بدعنوانی کی ہے۔ ٹول بوتھوں پر سرکاری کیمروں کے ساتھ ایم این ایس بھی اپنے کیمرے بھی لگائے گی، جو آئین کے خلاف ہے۔ سرکاری کیمروں کے ساتھ کسی پارٹی کے ذریعے کیمرے لگانے کا آخر کیا مطلب ہے؟ اتل لونڈھے نے کہا کہ ایم این ایس کے صدر راج ٹھاکرے نے جمعرات کی شام وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے ساتھ ٹول کے معاملے پر میٹنگ کی اور ان کے حکم کے مطابق روڈ ڈیولپمنٹ بورڈ کے کابینی وزیر دادا بھوسے جمعہ کی صبح راج ٹھاکرے کے گھر پہنچے۔ راج ٹھاکرے کی رہائش گاہ پر منعقدہ میٹنگ میں وزیر بھوسے اور سرکاری افسران نے شرکت کی۔ آج حکومت ٹول ٹیکس کے معاملے پر فوری طور پر متحرک ہوگئی لیکن بیروزگاری، کسانوں کے مسائل اور مہنگائی کے معاملے پر ای ڈی حکومت کبھی بھی اتنی تیز اور سنجیدہ نہیں دکھائی دی۔ لیکن راج ٹھاکرے کے مطالبے پر حکومت ایم این ایس کے دروازے پر پہنچ گئی۔ شنڈے حکومت کو اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے 'مہاراشٹر حکومت آپ کے دروازے پر' نامی مہم شروع کی ہے لیکن یہاں تو بدعنوانی کرنے والی حکومت لوگوں کے گھروں تک پہنچ رہی ہے۔ لونڈھے نے کہا کہ لوگوں کو حکومت پر اعتماد ہونا چاہیے لیکن یہ حکومت پوری طرح اپنی ساکھ کھو چکی ہے اور اسے اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔